وَلَقَدْ نَصَرَكُمُ اللّٰهُ بِبَدْرٍ وَّاَنْتُمْ اَذِلَّةٌ | بسم اللہ الرحمٰن الرحیم ۔ نحمدہٗ ونصلّی علیٰ رسولہ الکریم | سُبْحٰنَ الَّذِیْٓ اَسْرٰی بِعَبْدِہٖ لَیْلًا مِّنَ الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ اِلَی الْمَسْجِدِ الْاَقْصَا
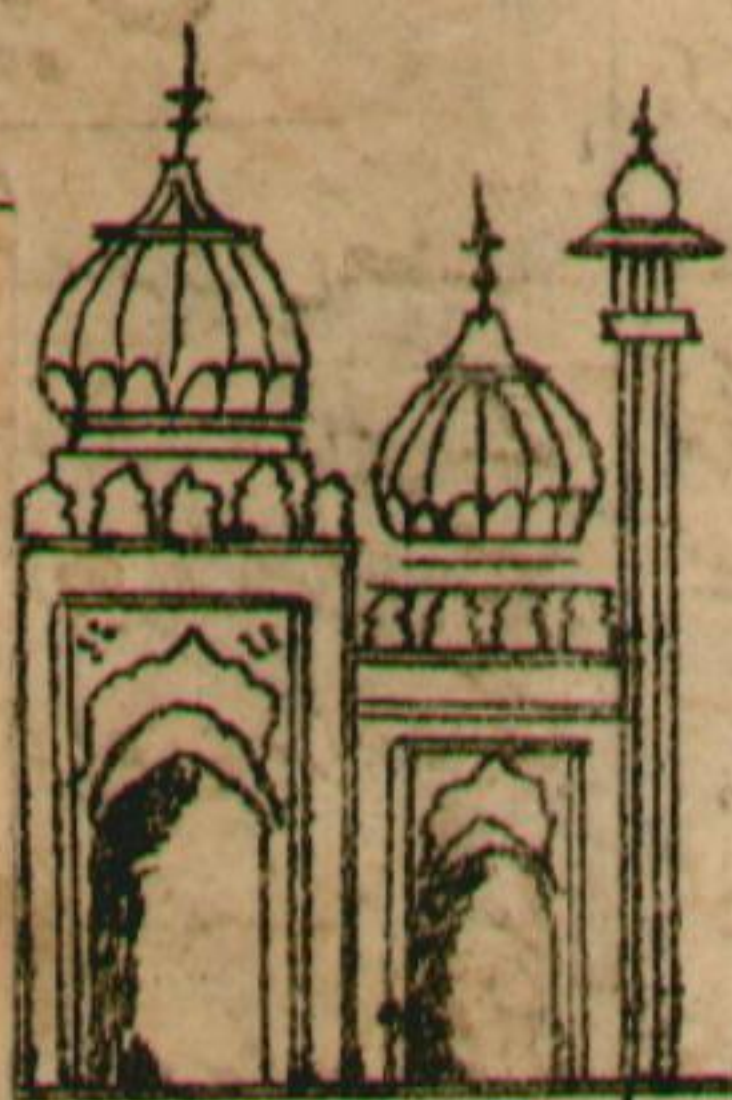
اَلَیْسَ اللّٰہُ بِکَافٍ عَبْدَہٗ مرزا غلام احمدؐ | Reg. No. L. CCLXXXVIII | مسیح وقت مھدی ہم مجدد بر سر این صد

معہ ضمیمہ درس قرآن مجید | چار روپے پیشگی

جلد ۱۱ | ۱۱ ۔ رجب ۱۳۳۰ھ علیٰ صاحبہا التحیۃ والسلام مطابق ۲۷ ۔ جون ۱۹۱۲ء مطابق ۱۴ ۔ ہاڑ سمت ۶۹ | نمبر ۳۷

بھائیو! اگر قادیان آؤ گے تم | اڈیٹر محمد صادق عفے اللہ عنہ | نُورِ دینِ مصطفےٰ پاؤ گے تم

دس شرائط بیعت

اوّل ۔ یہ کہ بیعت کنندہ سچے دل سے عہد اس بات کا کرے کہ آیندہ اس وقت تک کہ قبر میں داخل ہو جاوے شرک سے مجتنب رہے گا۔ دوم یہ کہ جھوٹ اور زنا اور بدنظری اور فسق و فجور اور ظلم و خیانت اور فساد اور بغاوت کے طریقوں سے بچتا رہے گا اور نفسانی جوشوں کے وقت ان کا مغلوب نہ ہوگا اگرچہ کیسا ہی جذبہ پیش آوے ۔ سوم یہ کہ بلاناغہ پنجوقت نماز موافق حکم خدا اور رسول کے ادا کرتا رہے گا اور حتی الوسع نماز تہجد کے پڑھنے اور اپنے نبی کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم پر درود بھیجنے اور ہر روز اپنے گناہوں کی معافی مانگنے اور استغفار کرنے میں مداومت اختیار کرے گا اور دلی محبت سے اللہ تعالےٰ کے احسانوں کو یاد کر کے اس کی حمد اور تعریف کو ہر روزہ اپنا ورد بنائے گا۔ چہارم یہ کہ عام خلق اللہ کو عموماً اور مسلمانوں کو خصوصاً اپنے نفسانی جوشوں سے کسی نوع کی ناجائز تکلیف نہ دیگا نہ زبان سے نہ ہاتھ سے نہ کسی اور طرح سے ۔ پنجم یہ کہ ہر حال رنج و راحت ۔ عسر اور یسر اور نعمت و بلاء میں اللہ تعالےٰ کے ساتھ وفاداری کرے گا اور بہر حالت راضی بقضاء ہوگا اور ہر ایک ذلت اور دُکھ کے قبول کرنے کے لئے اس کی راہ میں طیار رہے گا اور کسی مُصیبت کے وارد ہوتے پر اس سے منہ نہ پھیریگا بلکہ قدم آگے بڑھائیگا ۔ ششم یہ کہ اتباع رسم اور متابعت ہواوہوس سے باز آجائیگا اور قرآن شریف کی حکومت کو بکلی اپنے اُوپر قبول کرلیگا ۔ اور قال اللہ اور قال الرسول کو اپنی ہر ایک راہ میں دستور العمل قرار دے گا ۔ ہفتم یہ کہ تکبر اور نخوت کو بکلی چھوڑ دیگا اور فروتنی اور عاجزی اور خوش خلقی اور حلیمی اور مسکینی سے زندگی بسر کریگا ۔ ہشتم یہ کہ دین اور دین کی عزت اور ہمدردیٔ اسلام کو اپنی جان اور اپنے مال اور اپنی عزت اور اپنی اولاد اور اپنے ہر ایک عزیز سے زیادہ تر سمجھیگا ۔ نہم ۔ یہ کہ عام خلق کی ہمدردی میں محض للہ مشغول رہے گا اور جہاں تک بس چل سکتا ہے اپنی خداداد طاقتوں اور نعمتوں سے بنی نوع کو فائدہ پہنچائیگا ۔ دھم ۔ یہ کہ اس عاجز سے عقد اخوت محض للہ باقرار طاعت در معروف باندھ کر اُس پر تا وقت مرگ قائم رہے گا اور اس عقد اخوۃ میں ایسا اعلےٰ درجہ کا ہوگا کہ اُس کی دنیوی رشتوں اور ناطوں اور تمام خادمانہ حالتوں میں پائی نہ جاتی ہو ؛

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام اور آپ کی جماعت کا مذہب ؛

ما مسلمانیم از فضل خدا
اندریں دیں آمدہ از مادریم
آں کتاب حق کہ قرآں نام اوست
آں بہائے کش محمدؐ ہست نام
مہر او با شیر شد اندر بدن
ہست او خیر الرسل خیر الانام
ما ازو نو شیم ہر آبے کہ ہست
آنچہ مارا وحی و ایمائے بود
اقتدائے قول او در جان ماست
از ملائک و از خبرہائے معاد
آں ہمہ از حضرت احدیت است
معجزات او ہمہ حق اند و راست
معجزات انبیاء سابقین
بر ہمہ از جان و دل ایمان ماست
یک قدم دوری ازاں عالیجناب

مصطفےٰ مارا امام و پیشوا
ہم بریں از دار دنیا بگذریم
بادۂ عرفان ما از جام اوست
دامن پاکش بدست ما مدام
جاں شد و با جاں بدر خواہد شدن
ہر نبوت را بروشد اختتام
زو شدہ سیراب سیرابے کہ ہست
آں نہ از خود از ہماں جائے بود
ہر چہ زو ثابت شود ایمان ماست
ہر چہ گفت آں مرسل رب العباد
منکر آں مستحق لعنت است
منکر آں مورد لعن خداست
آنچہ در قرآں بیانش بالیقین
ہر کہ انکارے کند از اشقیاست
نزد ما کفر است خسران و تباب

مرقومہ محمد حسین کاتب بدر | بدر پریس قادیان میں میاں معراج الدین عمر پروپرائٹر و پرنٹر و پبلشر کے حکم سے چھپکر شائع ہوا

اخبار قادیان

حضرت خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ تعالے بخیریت ہیں۔ حضرت صاحبزادہ میاں محمود احمد صاحب لاہور سے واپس آ گئے ہیں۔ حضرت ام المؤمنین جناب ڈاکٹر میر محمد اسماعیل صاحب کے ہمراہ سرسہ تشریف لے گئی ہیں۔ حضرت میر ناصر نواب صاحب چندہ کے واسطے پھر دورہ پر تشریف لے گئے ہیں۔ حضرۃ مولوی سید محمد احسن صاحب فاضل امروہہ میں دینی مشاغل میں مصروف ہیں۔

کتبخانہ حضرت مسیح موعود احباب جسقدر کتب حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی طلب فرماویں۔ اُن پر یہ پتہ لکھا کریں۔

"مہتمم کتبخانہ حضرت اقدس قادیان ضلع گورداسپور"

ہرگز ہرگز کسی کا نام نہیں ہونا چاہیئے۔ اس سے پہلے محمد یٰمین صاحب کے یہ انتظام سپرد تھا۔ مگر اب صاحبزادہ حضرت مرزا محمود احمد صاحب کے اپنے ایک ملازم کے متعلق یہ خدمت کی گئی ہے۔ نام لکھنے میں ہرج واقع ہوتا ہے۔ اور تمام احمدیوں کو حضور مغفور کی کتب کی اشاعت میں کوشش کرنی چاہیئے۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

بہشتی زندگی حضور مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا فرمان ہے کہ تمہارا ہر ایک قول و فعل۔ حرکت و سکون اللہ تعالیٰ کی رضا کے لئے ہو اور یہی شبانہ روز حضرۃ حضرت اُستاذنا امیر المؤمنین حضرت خلیفۃ المسیح کی تعلیمات میں سنتے ہیں۔ کہ تمہارا ہر ایک کام اپنے مولا کی رضا کے لئے ہو۔ سُبحان اللہ۔ کیا پاکیزہ تعلیم دی جاتی ہے۔ مُبارک وُہ جو اِسپر عمل کرے

کہتے ہیں آدمی کے اخلاق و ایمان کا علم تین وقتوں میں (۱) خوشی (۲) غمی (۳) غصہ میں ہوتا ہے۔ سو ہمارے حضرت برادر مکرم معظم خواجہ صاحب مشہور واعظ و لکچرار ہیں جو کچھ وہ عام مجلسوں میں وعظ کرتے رہتے ہیں۔ وہ تو سب کو معلوم ہے مگر ایک ماتمی تقریب پیش آنے پر ان کی ایک پرائیویٹ چٹھی سے ان کے صبر و استقلال کا ثبوت ملتا ہے جو میرے نام ہے۔ ان کی غمگسار رفیقہ دنیا کے چندروزہ قیام کے بعد اُن سے جدا ہو گئی ہے۔ انھیں یقیناً ان مشکلات اور ان مصروفیتوں کا علم ہو گا۔ جو عورت ذات سے متعلق ہیں اور مجھے اُمید کرنی چاہیئے کہ وہ اپنے لیکچروں میں اپنی بہنوں کے حقوق اور اُس قدر و منزلت کا ذکر کیا کریں گے۔ جو اسلام نے مقرر کی اور جسے مسلمانوں نے بھُلا دیا یا چھوڑ دیا۔ اللہ تعالےٰ صبر کا اجر عطا کرے۔ موت کے وقت عورتوں نے بھی بڑا بڑا صبر کیا اور دکھلایا ہے جسے میں کسی علیحدہ مضمون میں بیان کرونگی۔ انشاء اللہ

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

مکرم محترمہ۔ خدا کی صلوٰۃ اور سلام آپ پر ہو۔ ربّانی مشیّت کے ماتحت جو کچھ وقوع میں آیا ہے۔ وہ دُنیا کی اصطلاح میں خواہ شادی کہلائے یا ماتم۔ وہ سب انسان کی ربوبیّت ہی ہوتا ہے۔ پھر ایسی صورت میں جو کچھ ہو گا وہ رحمت ہی ہو گا۔ مرحومہ ۲۳ - مئی ۱۲ء کو بعد از دوپہر سکرات موت میں ہے۔ اور عصر کا وقت آجاتا ہے۔ اور مجھے چار رکعت میں سب سے پہلے چار دفعہ الحمد للہ ربّ العالمین کہنا پڑتا ہے۔ ہم نماز مغرب میں فرض ختم کرتے اور قضاء ربّی ناطق ہوجاتی ہے اور ہمیں اپنی سنتوں و نوافل میں اور اسی طرح بعد میں بوقت عشاء اور فجر میں کئی کئی دفعہ الحمد للہ ربّ العالمین کہنا پڑتا ہے۔ اور ہم ایک چوبیس سال کی رفیقہ کو ہمیشہ کے لئے اپنے سے جُدا کرتے ہیں اور ادہر نماز ظہر میں پھر الحمد للہ ربّ العالمین کا تکرار ہے۔ اب یہ الحمد کثیر۔ شکر کس بات کا اس امر کا کہ ایک گھر کی منتظم سچے ہمدرد اور خادم رفیقہ۔ میری فارغ البالیوں اور بےفکریوں کا بظاہر موجب مجھ سے جُدا ہو رہی ہے۔

نادان لوگ ہم سے پُوچھتے ہیں کہ ہم نے مسیح موعود سے کیا حاصل کیا۔ کاش وہ دیکھتے اور بعض نے دیکھا کہ میں نے اس وقت جب بڑے بڑے حوصلے والے تلخ کام ہو جاتے ہیں کس طرح بظاہر تلخ پھل کو اپنے لئے ثمر شیریں سمجھا اللہ تعالےٰ آپکے ساتھ ہو۔ آمین

کمال الدین

نوٹ:- چوں کہ خواجہ صاحب کے صبر و استقلال کے متعلق اسی مضمون کا ایک خط پہلے درج ہو چکا ہے اسواسطے اس خط کا صرف اقتباس درج کرنا کافی سمجھا گیا۔ (اڈیٹر)

سُبحان اللہ! کیا پاک جملہ ہے۔ انّا للہ و انّا الیہ راجعون۔ ہم اللہ کے اور اسی کی طرف جانیوالے جب ہماری ہستی ہمارے متعلقین کی اپنے لئے نہیں بلکہ اللہ کے لئے ہے اور پھر ایک روز اس کے حضور جانیوالے ہیں۔ اور وہیں ابد الآباد تک رہیں گے۔ تو پھر کسی کی جدائی کیسی اور کس چیز کے عارضی طور پر جُدا ہونے کا غم کیوں ہو۔ یہی اصلی و حقیقی بہشتی زندگی ہے کہ ہر ایک قول و فعل حرکت و سکون۔ محبّت و عداوت اللہ کے لئے ہو۔ اور یہ فقرہ زبان پر۔ ع

راضی ہیں ہم اُسی پہ جس میں رضائے مولا

عاجزہ۔ سکینۃ النساء - از قادیان - ۳ جون ۱۲ء

بیعت مکرم جناب مفتی صاحب۔ السّلام علیکم و رحمۃ اللہ و برکاتہ۔ بذریعہ مظہر میرا بھائی مسمّی احمد علی سکنہ نرپئی ضلع امرتسر واقعہ ۱۲ جون ۱۲ء کو سلسلہ بیعت حضرت خلیفۃ المسیح میں داخل ہوا ہے۔ مہربانی فرماکر درج اخبار کر کے مشتہر کرا دیں۔ والسلام علیکم۔

حکیم چراغ علی - احمدی سکونتی علی پور - مُلتان

۲- بندہ کا نام اپنی اخبار کے کالم بیعت کنندگان میں شائع فرماویں۔ میں نے خود خلیفہ صاحب کی خدمت میں قادیان حاضر ہوکر مورخہ ۳ جون ۱۲ء کو ان کے ہاتھ پر بیعت کی ہے۔ نیازمند۔ فضل الدین نقشہ نویس۔ ملٹری ورکس - مردان

گیارہ پنجابی کتابیں سلسلہ حقہ کی تائید میں گیاراں اکٹھی فروخت ہوتی ہیں۔ قیمت مجموعہ ۶/

(۱) سچ بیان - مصنّفہ محمد اسماعیل صاحب ساکن پنڈال - منکرانِ وفاتِ مسیح پر دس اعتراض کئے گئے ہیں۔

سُن لو بھائی سچ بیان ❊ عیسےٰ نہیں گیا آسمان

(۲) گُل موتیا - تصنیف رعایت اللہ صاحب۔
(۳) تحفۃ المشتاقین - مصنّفہ غلام رسول صاحب راجیکی
(۴) جام وحدت۔ " " " " "
(۵) چٹھی مسیح تے اُسدا جواب۔ (۶) سی حرفی
(۷) سی حرفی احمدی (۸) اظہار الحق (۹) احمدی کلمن
(۱۰) صدقے جاواں (۱۱) گلدستہ احمدی

مُبارک اللہ جل جلالہٗ و عم نوالہٗ نے اپنے فضل و کرم سے مولوی محمد عبد العزیز صاحب احمدی خریدار ۲۷۴۵ ملازم ڈاکخانہ ترگی ریلوے اسٹیشن کے گھر فرزند ارجمند عطا فرمایا ہے اور نام اس کا محمد عبد الرشید رکھا گیا ہے اور پہلے لڑکے اُن کے کا نام عبد المنان ہے ہر دو کے لئے دُعائے خیر فرماویں کہ خداوند کریم طویل عمر اور نیک خصال کرے۔ آمین ثم آمین۔ والسلام۔ خاکسار [illegible] برادر مولوی محمد عبد العزیز [illegible]

قصیدہ در مدح جناب حضرت امیر المؤمنین خلیفۃ المسیح

خوش آں کسے کہ کُند احترام نور الدین ۔ بشوق و ذوق کند استلام نور الدین
بفضل خویش تعدائے سلام نور الدین ۔ ز قرب خاص فزود احتشام نور الدین
بپائے گاہ رفیع مقام محمودی ۔ ز اتباع مطاعش مقام نور الدین
حکیم حاذق اُمّت خلیفۂ مہدی ۔ لقب ز حضرت اقدس بنام نور الدین
ز قرب غط چو دِ جسم صبغۃ اللہ زد ۔ فروخت صبغۂ احسن ز فام نور الدین
بشغل درس نکاتِ حقائق قرآں ۔ مدام روز و شب و صبح و شام نور الدین
چو داد درس کلام مجید صبح و مسا ۔ ہماں غذا و ہماں شد طعام نور الدین
پئے اشاعت اسلام باخت مال و جاں ۔ نظام گلشن ایمان مرام نور الدین
پُر از حقائق و اسرار معرفت دائم ۔ کلام نغز کہ آید ز کام نور الدین
شد از کمال حصول فضیلت درجت ۔ بجائے حضرت مہدی قیام نور الدین
مجال قال ندارد مخالف اسلام ۔ شنیدہ حجّت و بُرہانِ تام نور الدین
بکنج خانہ نہاں گشت تارک اسلام[1] ۔ چو جلوہ کرد شعاع حسام نور الدین
اگر تو تشنہ لبی از فراق یار ازل ۔ بنوش جرعۂ وصلش ز جام نور الدین
ضعیف دمُردہ دلی گر بقا دیاں آ ۔ کہ ہست مُحیی موتے کلام نور الدین
بعاجزاں سبیل و اراامل و ایتام ۔ رسید بخشش و احسان عام نور الدین

توسیف حمد و ثنا گو بحضرت سناں
کہ کردت از کرم خود غلام نور الدین

خاکسار سیف اللہ شاہ دیوسکنہ بیج بیارہ کشمیر

[1] یعنی دھرمپال جس نے کتاب ترک اسلام بنائی تھی ۔

سفر لاہور کے حالات

خبر لاہور کے کچھ اجمالی حالات پچھلے اخبار میں بیان کئے جا چکے ہیں۔ انکی کسی قدر تفصیل یہ ہے کہ حضرت خلیفۃ المسیح بمعہ خدام یوم السبت دس بجے لاہور پہونچے۔ یہاں ایک بڑی جماعت اسٹیشن پر آپ کے استقبال کے واسطے موجود تھی۔ بعض خدام جو بٹالہ ریلوے اسٹیشن پر بروقت نہیں پہونچ سکے تھے۔ وہ دوسری گاڑی میں لاہور پہنچے۔ انھیں میں عاجز راقم اور جناب خلیفہ رشید الدین صاحب بھی تھے جن کا اسم گرامی پچھلے اخبار میں لکھنا رہ گیا تھا۔ لاہور میں احباب کے فروکش ہونے کے واسطے احمدیہ بلڈنگ تجویز ہو چکی تھی۔ جو سب سے زیادہ اس امر کے واسطے موزوں تھی مخدومی شیخ رحمت اللہ صاحب نے مہمانوں کے واسطے کھانے کا انتظام بھی اسی جگہ کیا ہوا تھا اور مسجد کے وسیع دالان اور صحن لیکچروں کے واسطے بہت موزون تھے۔ حضرت خلیفۃ المسیح کا قیام ڈاکٹر مرزا یعقوب بیگ صاحب کی کوٹھی پر تھا جو اسی احاطہ کے اندر ہے۔ چونکہ شیخ صاحب کے فرمانے پر اخبار میں دو ہفتہ قبل اعلان ہو چکا تھا اس واسطے بیرونجات سے بہت سے دوست تشریف لائے اور ایک بڑا مجمع ہو گیا۔ کھانے پینے اور رہائش کا انتظام تشفی آمیز تھا۔ لاہور پہونچ کر سب سے پہلی بات حضرت خلیفۃ المسیح کو خوش کرنے والی ہوئی وہ **مسجد احمدیہ** ہے۔ جو احمدیہ بلڈنگس کے وسط میں بنی ہوئی ہے۔ حضرت سب سے اول مسجد میں داخل ہوئے۔ دو نفل نماز ادا کر کے بانیاں مسجد و ان کی اولاد اور اولاد در اولاد کے واسطے بہت دعائیں کیں۔ ایسی دعائیں کیں کہ فرمایا کہ میں یقین کرتا ہوں کہ میری وُہ دعائیں عرش تک پہنچ گئیں۔ ہم جماعت لاہور کو اس خوش قسمتی پر مبارکباد کہتے ہیں۔ اس مسجد کی طیاری میں حسب توفیق تمام جماعت لاہور کا حصہ ہے۔ مگر جن دنوں میں وہ بن رہی تھی ہم دیکھتے تھے کہ اس کے بنانے کا خاص اہتمام اور جوش سب سے زیادہ ہمارے مکرم دوست جناب ڈاکٹر سید محمد حسین شاہ صاحب کو تھا اللہ تعالے سب کو جزائے خیر دے۔ حضرت نے اس مسجد کی خوشی کا اظہار واپسی پر قادیان کے پہلے درس میں بھی کیا۔ مسجد میں نماز پڑھنے کے بعد حضرت نے ایک مختصر سی تقریر کی۔ جو ڈاکٹر مرزا یعقوب بیگ صاحب نے مجھے لکھ کر دی تھی اور وُہ درج ذیل ہے

یہ چھوٹی بات سے بڑی بن جاتی ہے۔ ہمیشہ کوشش کرو کہ اختلاف نہ ہو۔ آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ہر ایک بات میں اتفاق اور وحدت کا رنگ رکھا ہے۔ پیمبر صاحب نے ہر ایک بات میں چاہا ہے کہ ہم ایک ہوں۔ آج اگر مسلمان ایک ہوتے۔ تو کوئی قوم مقابلہ نہ کر سکتی۔ فلمّا نسوا مّا ذکّروا بہٖ اغرینا بینہم العداوۃ والبغضاء۔ قرآن کو جب چھوڑا۔ عداوت اور بغض آگیا۔ اسی طرح سے یہود تباہ ہوئے اسی سے مسلمان تباہ ہو رہے ہیں۔ جب اٹکل بازیوں پر بات آگئی تو سب کے خیالات جدا اس لئے خدا۔ بہشت۔ دوزخ وغیرہ سب جدا۔ نیو فیشن کے لوگ پرانے لوگوں کو اولڈ فیشن کہتے ہیں وہ ان کو ملحد کہتے ہیں۔ جھگڑے کی بنا ر قرآن کو چھوڑنا ہی ہے منجملہ اِن باتوں کے جو ایک کرنے والی ہیں۔ نماز۔ فرائض۔ خدا کو ماننا۔ سب میں اب تک اتحاد ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا۔ اپنی صفوں کو تم سیدھی کرو۔ اگر تمہاری صفیں ٹیڑھی ہوں گی تو تمہارے دل بھی ٹیڑھے ہونگے اس لئے صفوں کو سیدھا کرنے کی ہمیشہ کوشش کرو۔

کلام امیرؓ

۱۱۔ جون ۱۳ء۔ ساڑھے گیارہ بجے کے ایک مریض سے فرمایا کہ ہر پیشہ میں میعاد کو دخل ہے۔ ایک معمار کہہ سکتا ہے کہ میں مکان اتنے دنوں میں طیار کر دوں گا ایک کلارک کہہ سکتا ہے کہ میں اتنے دنوں میں اس رجسٹر کی خانہ پُری کر دونگا۔ ایک درزی کہہ سکتا ہے کہ میں اتنے دنوں میں کپڑا سی کر طیار کر دونگا۔ لیکن ایک طبیب یہ نہیں کہہ سکتا کہ میں اتنے دنوں میں مرض کو اچھا کر دونگا۔ ہاں جاہل طبیب ایسا کہہ دیتے ہیں۔ لیکن جس قدر اعلے درجہ کا طبیب ہوگا اُسی قدر اس قسم کے دعوے سے ڈرے گا۔ ہم شوقین بھی اتنے ہیں کہ چین سے بھی دوائیاں منگوا لیتے ہیں اور محتاط بھی اسقدر ہیں کہ بعض وہ دوائیاں جو بڑی مختوب اور صرف زر کثیر کے بعد میسّر ہوئیں۔ ان کو آج تک کسی مریض پر تجربہ نہیں کیا۔ صرف اس لئے کہ کوئی طبیب ایسا نہیں ملا۔ جو اُن کے متعلق کوئی اپنا ذاتی تجربہ اور طریق استعمال بیان کر سکے۔ بوٹیاں اور ایسی دوائیاں جو سہل الوصول نہ ہوں ہم کبھی استعمال نہیں کرتے ۔

(اکبر)

ملک غلام محمد صاحب نے حضرت صاحب کی دعوت کرنی چاہی۔ فرمایا۔ کل علے الصبح جوار کی کی چھوٹی سی روٹی اور چائے آپ پلا دیں ملک صاحب نے اسکی تعمیل کی ایسا ہی قاضی حبیب اللہ صاحب کی درخواست۔ عورت پران سے شام کے وقت چائے پی ۔

یہ مسجد مجھے بہت پیاری معلوم ہوتی ہے۔ جب میں اس مسجد میں آیا ہوں۔ مجھے دُعا کی بڑی تحریک ہوئی ہے۔ بنانے والوں کی نسبت مجھے بہت راحت ہوئی ہے صف بندی کا فکر چاہیئے۔ چھوٹی باتوں سے بڑی بات بنجاتی ہے۔ اللہ تعالےٰ تم کو اتفاق کی توفیق دے۔ میں خدا کی تحریک سے کھڑا ہوا تھا۔ بناوٹ سے نہیں کھڑا ہوا۔"

بنیادی اینٹ کے متعلق پہلے خیال تو یہ تھا کہ یکم رجب کو رکھی جاوے گی۔ لیکن حضرت خلیفۃ المسیح ؑ کے قلب میں یہ تحریک ہوئی کہ اسی دن یہ کام کیا جاوے۔ اس واسطے ۶ بجے شام کے سب دوست شیخ رحمت اللہ صاحب کی زمین پر جمع ہوئے اور خشت بنیاد رکھی گئی۔ اس وقت دُعا کا جو سماں تھا۔ وہ ایک خاص کیفیت اپنے اندر رکھتا تھا جو بیان سے باہر ہے۔ اینٹ رکھنے سے قبل حضرت نے ایک مختصر خطبہ پڑھا جسے مخدومی شیخ یعقوب علی صاحب نے ترتیب دے کر حضرت خلیفۃ المسیح کو دکھلالیا ہے اور وُہ درج ذیل ہے:۔

تقریر حضرت خلیفۃ المسیح بہ تقریب سنگِ بنیاد

(مرتبہ شیخ یعقوب علی صاحب اڈیٹر الحکم)

۱۵ ؍ جون سنہ ۱۹۱۲ قریب ۶ بجے شام

بعد اصلاح حضرت خلیفۃ المسیح علیہ السلام شائع کیجاتی ہے۔ اڈیٹر

اشھد ان لا الٰہ الا اللّٰہ وحدہٗ لاشریک لہ واشھد ان محمّدًا عبدہٗ ورسولہ

امّا بعد - فاعوذ باللّٰہ من الشیطان الرجیم -

بسم اللّٰہ الرحمٰن الرحیم

افمن اسس بنیانہ علی التقویٰ - الایۃ -

(سُورۃ توبہ)

تاریخ عالم کا ابتدا معلوم نہیں عمارتیں دنیا میں بہت بن رہی ہیں۔ بنتی رہی ہیں اور بنتی رہینگی اور اسقدر عرصہ سے بنتی آئی ہیں کہ میرے نزدیک اسپر زمانہ دراز گذر گیا ہے۔ اتنا بڑا زمانہ کہ اگر ارب کھرب سنکھ مہاں سنکھ بھی کوئی تجویز کرے اور اس کو سنکھ مہاں سنکھ کے غیر نہایت عدد سے ضرب دے پھر بھی وہ اس وقت تو احمق و نادان ہے۔ جو تجویز کرے کہ دنیا کب سے آباد ہے اللہ تعالےٰ ہی اس حقیقت اور زمانہ کو سمجھتا ہے۔ تورات میں بھی تاریخ لکھی ہے وید وں سے بھی تاریخ کا پتہ دیا جاتا ہے۔ ژند وستا اور گاتھہ سے بھی زمانہ کی تاریخ ظاہر ہوتی ہے۔ دساتیر میں تاریخ عالم ہے مگر قربان جاؤں اس کامل کتاب قرآن کریم کے جس نے اللہ تعالےٰ کی مخلوق کی حد بندی نہیں کی۔ قرآن مجید نے نہیں بتایا کہ دنیا کب سے ہے اور یہی سچی بات ہے کیونکہ اللہ تعالےٰ ہمیشہ سے ربّ۔ رحمٰن۔ رحیم۔ داتا۔ بخشنہار ہے اس کی کوئی حد مقرر نہیں کہ اسقدر عرصہ سے ہے۔ پس قرآن کریم کو پڑھ کر اور سمجھ کر میرا ایمان یہی ہے۔ کہ معلوم نہیں کہ دنیا کب سے قائم ہوئی ہے؟ میں اس کتاب پر دل وجان سے قربان ہوں جس نے ہر امر میں ایسی راہ بتائی ہے۔ جو نہایت محفوظ اور مامون ہے اور اسپر کوئی زد یا اعتراض ہو ہی نہیں سکتا۔

شیخصاحب سے حضرۃ اقدس ؑ کا وعدہ پس جب ہمیں قطعاً معلوم نہیں کہ دنیا کب سے ہے تو یہ امر صاف ہے کہ کسی غیر معلوم زمانہ دراز سے دنیا میں عمارتیں بن رہی ہیں۔ یہ کوئی نئی بات نہیں اس کی بنیادیں رکھی جاتی ہیں۔ میرے آقا۔ میرے محسن (حضرۃ مسیح موعودؑ) نے شیخصاحب (شیخ رحمت اللہ صاحب) سے وعدہ کیا تھا کہ وہ ان کی عمارت کی بنیاد اپنے ہاتھ سے رکھینگے اللہ تعالےٰ کا منشا ایسا ہی ہوا کہ آپ کے اس وعدہ کی تعمیل آپ کا ایک خادم کرے۔ شیخصاحب نے لکھا کہ تم آؤ۔ میں بیمار ہوں اور بعض اعضا میں درد کی وجہ سے تکلیف ہوتی ہے مگر میرے دل میں جوش ہے۔

کہ اپنے پیارے کے مُنہ سے نکلی ہوئی بات پُوری کرنی چاہتا ہوں۔ مجھے رسُومات اور بدعات سے نفرت ہے اور سُنت سے محبت۔ آج نہیں بچپن سے میری فطرت میں یہ ایک جوش ہے کہ وحدہٗ لاشریک کا فدا ہوں اور شرک سے کلی بیزار ہوں اور ایسے اُمور سے نفرت کرتا ہوں جن میں کوئی رسم و بدعت ہو۔ خدا تعالےٰ کے فضل سے مجھ پر کوئی زمانہ ایسا نہیں آیا کہ میں نے شرک و بدعت کو پسند کیا ہو غرض عمارات جیسا کہ میں نے کہا کہ لاانتہا زمانہ سے بنتی چلی آئی ہیں اور بنتی چلی جائیں گی۔ لاہور ایک ایسا شہر ہے کہ بہت پُرانی تاریخ میں اس کا پتہ ملتا ہے۔

سفینۃ الاولیاء میں دارا شکوہ کا قول میں نے پڑھا ہے کہ تیس ہزار قرآن کریم کے حافظ اسوقت یہاں تھے۔ جب وُہ یہاں اُترے ہوئے تھے یہ لمبا زمانہ نہیں ایک ہزار ہجری کے بعد کا زمانہ ہے بلکہ بہت ہی قریب کا زمانہ ہے۔ اب میں نہیں سمجھتا ہوں کہ تیس ہزار کے بدلہ میں تین ہزار بھی ہوں اسوقت تو ۳۰ ہزار وہ تھے۔ جو بادشاہ کے سامنے نمونہ دے سکتے تھے اب ایسے نہ ملینگے۔

چوں کہ ان کو میاں میر صاحب سے ارادت تھی اِس لئے ان کے حرم سرا سے وہاں تک جانے کے لئے ایک پردہ دار سڑک بنی ہوئی تھی۔

پھر اس سے بھی پیچھے جائیں تو محمود غزنوی کے زمانہ میں بھی لاہور کی تاریخ عمارت کے عجائبات معلوم ہوتے ہیں محمود بڑا عاقبت اندیش تھا اُن سے غلطیاں بھی ہوئیں نیکیاں بھی ہوئیں۔ فارسی کا رواج اسی نے ڈالا۔ اُس کے بیٹے ابراہیم نے لاہور میں دار السلطنت تجویز کیا تھا۔

رنگ محل کے ادہر ایاز کی قبر ہے۔ جو ایک کشمیری پنڈت تہا اور مُسلمان ہوگیا تھا۔ محمود غزنوی کو اس سے بہت محبت تہی اور انکی محبت کے بڑے اسباب۔ لکھے ہیں۔ منجملہ ان کے ایک یہ ہے کہ جب محمود قنوج پر حملہ آور ہوا تو بعض لوگوں کو تعجب ہوا۔ کہ ایک کشمیری پنڈت سے جو نومسلم ہے اس قدر محبت کیوں ہے محمود کو یہ بات پہونچی۔ راستہ میں محمود نے ایک پہاڑی کی طرف جھک کر دیکھا۔ لوگوں نے خیال کیا کہ قدرت کا نظارہ کرتے ہونگے۔ مگر ایاز فوراً اپنی فوج کا دستہ لے کر پہاڑی پر چڑھ گیا۔ تب محمود نے کہا کہ ایاز سے پوچھو وہ پہاڑی پر کیوں چڑھ گیا اُس نے کہا کہ میں جانتا ہوں بادشاہ عاقبت اندیش ہے۔ بیوجہ ایسی حرکات نہیں اس کا دیکھنا بے وجہ نہیں۔ محمود نے جب پہاڑی کو دیکھا تو میں نے سمجھا کہ کوئی خطرہ ضرور ہے اس پر محمود نے ان لوگوں کو کہا کہ ایاز ہمارا مزاج شناس ہے اور خدمت کرتا ہے۔ اس ایاز ہی کی قبر کو لاہوری کم جانتے ہیں۔ میں تو عبرت کے لئے وہاں چلا گیا اس سے پہلے عربوں کے حملے کے وقت بھی آباد تھا۔ غرض میرا مقصد لاہور کی تاریخ بیان کرنا نہیں۔ یہ ایک تاریخی مقام ہے۔ سب جانتے ہیں پس میں اصل غرض بیان کرتا ہوں۔ عمارتیں ہمیشہ سے دنیا میں بنتی ہیں۔ بنتی رہینگی۔

اِس عمارت سے ہمارا شخصی اور قومی تعلق اس عمارت کے اردگرد بھی تازہ عمارتیں بنی ہوئی ہیں اور بن رہی ہیں۔ مگر اس عمارت کے ساتھ ہمارا ایک خاص تعلق ہے اور یہ تعلق شخصی بھی ہے اور قومی بھی۔ شخصی تو یہ کہ حضرت صاحب نے وعدہ فرمایا تھا کہ اس عمارت کی بنیاد رکھیں۔ اور

حضرت صاحب کا ایک خادم اس وعدہ کو پورا کر دے۔* قومی تعلق یہ ہے کہ اس عمارت میں ہماری قوم کا بھی ایک حصہ ہے اس لیئے قوم کو چاہیئے کہ درد دل سے دعا کرے کہ انجام بخیر ہو اور اس مکان میں جو بسنے والے ہوں جو اس کے مہتمم ہوں وہ راستباز ہوں۔ اور نیکی سے پیار کریں۔

اگر اس مکان کے رہنے والے سچے۔ راستباز اور متقی و مومن ہوں گے۔ اللہ تعالےٰ انہیں بڑھائے گا اور پھیلائے گا اور جس قدر یہ عمارت بڑھے گی۔ اسی قدر ہماری قوم متمتع ہو گی۔ کیونکہ اس کا اس سے تعلق ہے۔

بنیادی پتھر کی اصل قرآن میں

میں نے کہا ہے کہ میں ہمیشہ سنت کو پسند کرتا رہا ہوں۔ اسلئے میں نے قرآن کریم میں غور کیا ہے کہ کیا قرآن مجید میں کسی عمارت کا پتھر رکھنا ہے یا نہیں یا یونہی ایک بات بنالی ہے تو میری توجہ اس آیت کی طرف ہوئی جو میں نے پڑھی ہے کہ بعض عمارتوں کی بنیادیں تقوےٰ پر ہوتی ہیں اور اس سے اللہ تعالےٰ کی رضا مقصود ہوتی ہے۔ یہ آیت مسجد نبوی کے متعلق ہے۔ اس مسجد نبوی کے مقابلہ میں بھی ایک بنیادی پتھر رکھا گیا تھا مگر انجام کیا ہوا اوس کو جڑھ سے اکھاڑ کر پھینک دیا گیا اور وہ جگہ نجاست پھینکنے کا میدان تھا یہ لمبا قصہ ہے۔ وقت اجازت نہیں دیتا۔ کہ اس کو بیان کروں۔

یہ تو ہماری سرکار۔ ہمارے مقتدا نبی کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے بنیاد رکھنے کا ذکر ہے اس سے بھی بہت پہلے ایک پتھر رکھا گیا تھا اور وہ واد غیر ذی زرع میں رکھا گیا۔ جو ابو الملۃ ابراہیمؑ نے رکھا تھا۔ اس پتھر کے متعلق بہت وسیع باتیں ہیں۔ وہ بنیادی پتھر اب تک موجود ہے اور حاجیوں کو تاکید ہے کہ وہاں چکر لگاکر ابراہیمی دعائیں کریں۔ حضرت ابراہیمؑ نے سات عظیم الشان دعائیں مانگی ہیں۔ اور سات دفعہ چکر لگانے کا حکم ہے۔ ہاجرہ وہاں سات دفعہ چلی ہے اور سات ہی وہاں نشان (آیات اللہ) ہیں۔ اس عمارت کی بنیاد اس تقوےٰ اور رضاء الٰہی پر رکھی گئی۔ آج بھی ہم دیکھتے ہیں کہ کیسی بابرکت ہے۔ اور مدینہ طیبہ کی وہ عمارت جس کا پہلے ذکر کیا ہے۔ آج دنیا پر اس کی وسعت پھیلی ہوئی ہے اور وہ بڑی ہی بابرکت ہے۔ غرض کہ مکہ معظمہ کی عمارت بھی تقوےٰ پر رکھی گئی اور مدینہ منورہ کی عمارت بھی۔

میں اس عمارت کی بنیاد اسی نیت اور غرض سے رکھتا ہوں ہم اس وقت حضرت صاحب کے خاندان کے پانچ آدمی موجود ہیں (خلیفۃ المسیح۔ صاحبزادہ مرزا بشیر الدین محمود احمدؐ۔ صاحبزادہ بشیر احمدؐ۔ صاحبزادہ شریف احمدؐ نواب محمد علی خاں صاحب)

اور میں نے کہا ہے کہ ساری قوم کا اس عمارت میں حصہ ہے میں اُمید کرتا ہوں کہ آپ لوگ درد دل سے دعا کریں کہ اللہ تعالےٰ اس کو بابرکت کرے اور شیخصاحب جن کو ہم سے محبت ہے انکی اولاد کو بھی ہمارے ساتھ ویسی ہی محبت بخشے۔ میں شکایت نہیں کرتا بلکہ دُعا کے رنگ میں چاہتا ہوں کہ وہ ایسے ہی ہوں وہ بڑے سفروں میں جاتے ہیں مگر ہم سے اسطرح پر نہیں ملتے۔ جس طرح ان کے والد ملتے ہیں۔ اب میں دُعا کرکے ایک اینٹ رکھ دیتا ہوں پھر میرے بعد صاحبزادہ مرزا محمود احمدؐ اور بشیر اور شریف اور نواب صاحب دعا کرکے ایک ایک اینٹ رکھدیں۔

یہ فرماکر آپ نے ایک اینٹ لی اور نہایت توجہ الی اللہ کے ساتھ دُعا کرکے اُسے ایک مقام پر رکھدیا۔ اور پھر صاحبزادہ صاحبان نے ارشاد کے موافق اینٹ رکھی اور بالآخر نواب صاحب نے رکھی۔ اس موقعہ پر نواب صاحب کو مخاطب کرکے فرمایا کہ:۔

دامادوں کے متعلق تو بڑی بڑی بحثیں ہوئی ہیں۔ اس لئے آپ ضرور دُعا کرکے اینٹ رکھیں میں دُعاؤں کا بڑا معتقد ہوں۔ یہ کلمہ میاں شریف احمدؐ صاحب کے اینٹ رکھنے پر فرمایا

اس کے بعد آپنے اور حاضرین نے دُعا فرمائی بعد دُعا فرمایا۔ جس غرض کے لئے ہم آئے تھے۔ خدا کے فضل سے ہم اس سے فارغ ہو چکے ہیں اب ہم آزاد ہیں ٭

حضرت خلیفۃ المسیح کے حکم سے ۱۶ر جون کی صبح کو ۹ بجے حضرت صاحبزادہ میاں بشیر الدین محمود احمد صاحب نے جماعت احمدیہ کے خاص جلسہ میں ایک تقریر کی۔ اور آپکی تقریر کے بعد حضرت خلیفۃ المسیح مسجد میں تشریف لائے اور حضور نے بھی ایک تقریر کی۔ عجیب بات یہ ہے کہ جن آیات پر صاحبزادہ صاحب نے تقریر کی تھی۔ انہیں پر حضرت صاحب نے ہی تقریر فرمائی۔ گو رنگ جدا تھا۔ مگر یہ توارد بھی کسی حقیقت کی طرف اشارہ کرتا ہے۔ جس وقت صاحبزادہ صاحب تقریر کر رہے تھے۔ اس وقت حضرت خلیفۃ المسیح عورتوں میں وعظ فرما رہے تھے۔ والدہ عزیز عبد الحی نے بھی اس سفر میں عورتوں کے درمیان تبلیغ کا مفید اور مؤثر کام کیا۔

حضرت خلیفۃ المسیح کے دو پبلک لیکچر ہوئے یا یوں کہا جاوے کہ ایک ہی لکچر دو دفعوں میں پورا ہوا۔ پہلا لکچر اتوار کی شام کو ہوا۔ نماز مغرب کا وقت آجانے کے سبب اس وقت پورا نہ ہوا اور پیر کی صبح کو پورا ہوا۔ ان لکچروں میں سامعین کی تعداد خاصی تھی۔ مگر اتنی نہ تھی جتنی لاہور جیسے شہر میں ہونی چاہیئے تھی۔ طبّی مشورہ کے واسطے بہت سے لوگ اکثر حضرت کے گرد جمع رہتے۔ امرتسر میں بابو صفدر جنگ صاحب پنشنر کے مکان پر چند گھنٹے قیام رہا۔ حضرت نے سورہ والعصر کی ایک لطیف مختصر تفسیر کی۔ ۱۸ر جون کا دن حضرت احباب بٹالہ کے اصرار سے بٹالہ میں مقیم رہے اور ۱۹ر کی صبح قادیان واپس تشریف لائے اور باوجود سفر کی تکالیف کے اُسی دن درس کا سلسلہ پھر شروع کر دیا کیونکہ یہی آپکی رُوحانی غذا ہے۔ کیا خوب کہا ہے سیف کشمیری نے۔ ؎

چو داد درس کلام مجید صبح و مسا
ہماں غذا و ہماں شد طعام نورالدین

لکچر انشاء اللہ بعض اگلے اخباروں میں ہدیہ ناظرین ہوں گے بعض عاشق مزاج جو لاہور نہیں جا سکتے تھے۔ حضرت کی مشایعت اور استقبال کے واسطے بٹالہ تک دوڑتے ہوئے گئے اور اُنکی روزانہ ڈاک لاہور بھی پہنچتی رہی ایسے مُحبّان کے سردار اکبر شاہ خان صاحب کا ایک خط میں درج ذیل کرتا ہوں جو لاہور بھیجا گیا تھا:۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم
نحمدہٗ و نصلی علےٰ رسولہ الکریم

بجناب اقدس حضرت مفتی صاحب رضی اللہ عنہ مدظلہٗ

السلام علیکم و رحمۃ اللہ و برکاتہ۔ میرا سلام آپ نے بارگاہ امیر علیہ السلام میں پہنچایا یا نہیں؟ آپکے خط کا بڑی بیتابی سے انتظار ہے۔

(پہونچا دیا تھا۔ صادق۔)

کون ہے اُس بزم سے جو دُور ہے
میں نہیں ہوں پر مرا مذکور ہے
شیشۂ دل طاقِ ابرو سے تری
گر گرا گرنے ہی چکنا چور ہے
اللہ اللہ زُلفِ شبگوں کا اسیر
کس قدر مُضطر شبِ دیجور ہے
تم ہی نور الدینؓ سے اے صادق کہو
سخت بیکل۔ اکبرِ رنجور ہے۔

* (فٹ نوٹ از ایڈیٹر) حضرت خلیفۃ المسیح مدظلہ العالی کا اشارہ اس وصیت کی طرف ہے جو شیخ صاحب نے اپنی جائداد کے متعلق کی ہوئی ہے کہ اسکا تیسرا حصہ قومی خدمات کے لئے ہوگا

سلسلۂ تبلیغ ہر ایک مقدس جماعت کے ابتدائی ممبر عموماً اس کے مبلغ ہوتے ہیں اور پاک تحریکات سے دوسرے لوگوں کو اپنے سلسلہ میں داخل کرنے کے واسطے کوشاں رہتے ہیں۔ بلکہ دبیش ہر شخص میں یہ خواہش ہوتی ہے۔ مگر بعض احباب کو اللہ تعالے کی طرف سے اس کام میں بڑھ کر حصہ لینے کی خاص توفیق حاصل ہوتی ہے اور انہیں میں سے ہمارے مکرم دوست سردار محمد عجب خاں صاحب ہیں۔ جن کے نیک نمونہ سے ان کے اقربا اور احباب کی ایک بڑی جماعت اب تک سلسلہ حقہ میں داخل ہو چکی ہے اور ہنوز سلسلہ جاری ہے۔ حضرت صاحبزادہ صاحب کی توجہ سے انصار اللہ کے ممبر بالخصوص اس طرف بڑے جوش سے متوجہ ہیں اور آئے دن ان کے ذریعہ سے ہدایت یافتوں کے خطوط آتے رہتے ہیں۔ دوسرے احباب کو بھی چاہیئے کہ اس ضروری اور اہم کام کیواسطے انصار اللہ کی طرح کوشاں رہیں۔ ذیل میں ہم سردار صاحب کا ایک تازہ خط درج کرتے ہیں:۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

برادرم جناب مفتی صاحب! السلام علیکم ورحمۃ اللہ برکاتہ میرے خاندان میں خدا کے فضل سے ذیل کے اشخاص نے بیعت کی ہے ازراہ مہربانی بدر میں اس کا اعلان فرماکر مشکور فرمادیں۔

نام	ولدیت	سکونت
خانزادہ محمد یوسف خاں	خادی خاں	زیدہ ضلع پشاور
خانزادہ سمندر خاں	حاتم خاں	″ ″ ″
خانزادہ حبیب اللہ خاں	سید خاں	″ ″ ″
خانزادہ علی بہادر خاں	عبد القادر خاں	″ ″ ″
خانزادہ محمد یوسف خاں	محمد عجب خاں	″ ″ ″
جانس ملازم	امیر اللہ	″ ″ ″
خانزادہ محمد نجف خاں برادر عبد الغفور خاں سشن جج		″ ″ ″

کاروبار لائقہ سے یاد وشاد فرماتے رہیں۔

آپکا تابعدار - محمد عجب - از ہری پور ضلع ہزارہ

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

ملاقات احباب مفتی صاحب! السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔ میرا ارادہ اسی ہفتہ میں قادیان آنے کا ہے تاکہ وہاں کچھ دنوں قیام کروں اور اپنے لڑکے کو بھی بورڈنگ میں داخل کر دوں مگر میری خواہش ہے کہ راستہ میں مقامات ذیل کے احباب سے از طرف انجمن احمدیہ مونگھیر ملتا ہوا اور ان لوگوں کی دعاؤں سے بھی مستفیض ہوتا ہوا قادیان جاؤں اس لئے امیدوار ہوں کہ اس عریضہ کو آپ ان مقامات کے احباب کی اطلاع کے لئے اپنے اخبار میں جگہ دے کر مشکور فرماوینگے۔

بنارس۔ الہ آباد۔ لکھنؤ۔ شاہجہانپور۔ چندوسی امروہہ۔ دہلی۔ میرٹھ۔ مظفر نگر۔ سہارنپور۔ انبالہ چھاؤنی۔ انبالہ شہر۔ جالندھر۔ امرتسر۔ بٹالہ۔

خاکسار۔ سید ارادت حسین احمدی۔ از مقام اورین

تلاش عرصہ ایک سال کا ہوا۔ میرا بھائی نام بیردلی عمرہ ۱۸ سال۔ رنگ گندمی۔ پنچھ۔ یہاں سے قادیان شریف میں گیا تھا۔ سنا جاتا ہے کہ قادیان شریف میں نہیں گیا۔ اگر کسی صاحب کو ملے تو للہ مجھے اطلاع بخشیں۔ والسلام

میاں مانا احمدی از پونچھ

وی پی اس تحریک کے مطابق جو ۱۴ رجون کے پرچے میں شائع ہوئی ہے بعض احباب نے اظہار پسندیدگی کیا ہے۔ اور بعض خاموشی سے اپنی رضامندی ظاہر کر رہے ہیں اور جس کو کسی نے بھی ناپسند نہیں کیا۔ ۴۔ جولائی ۱۹۱۲ء کا پرچہ وی پی کیا جاوے گا ؛

اخبار عالم پر ایک نظر

جنگ طرابلس کا سلسلہ جاری ہے - ایک لڑائی میں اطالیہ کی فتح ترک بھی تسلیم کرتے ہیں - پانچسو ترک قید ہوئے - مگر اطالیہ ہنوز ساحل پر ہے - یورپ کی طاقتیں ایک کانفرنس میں صلح کا انتظام کرنا چاہتی ہیں - جب تک کانفرنس ہوتی رہے گی اور جنگ ہوگی موجودہ قبضہ قایم رہے گا مگر اطالیہ جزائر کا قبضہ چھوڑ دیگا ایران کی حالت بھی تا حال پوری طرح قابل تشفی نہیں ہے + فساد خوست ختم ہوا - اہل خوست نے اطاعت قبول کی + فرانس کے ایک اخبار نویس نے دماغی کام کرنے والوں سے سوال کیا ہے کہ دماغی کاموں میں شراب کہاں تک امداد دینے والی انکے واسطے ثابت ہوئی ہے ایک سائینس دان کہتا ہے مجھے شراب کی سودمندی پر بھروسہ نہیں - جول کلارتی ایک مصنف کہتا ہے کہ بالکل خالی پیٹ سے دماغی کام اچھا ہو سکتا ہے اور شراب زہر ہے ایسا ہی اکثر مصنفین نے شراب کو ضرر رساں قرار دیا ہے (ملخص از پرہیزگار) + ہمارے دیسی جراح کہا کرتے ہیں کہ سرطان کو چیرنا نہیں چاہیئے اور ہمارے ڈاکٹر اس پر منا کرتے ہیں - مگر اب ولایت کے ایک ڈاکٹر نے رائے قایم کی ہے کہ سرطان کے پھوڑے کو چیر دینا مضر ہے - صرف دوائی سے علاج چاہیئے - اس پر بحث جاری ہے + خدیو مصر لنڈن جاتے ہیں + یورپ کی سلطنتیں اپنی بحری اور بری فوج میں اضافہ کر رہی ہیں - بڑی کھلبلی مچ رہی - سر آغا خان بمبئی میں ایک عربی کالج بنانا چاہتے ہیں - ایک سوداگر نے ۵۵ ہزار چندہ دیا + معزز ہمعصر افغان کے ایڈیٹر صاحب بہت ہوشیار اور محنتی آدمی ہیں - انہوں نے ایک مسلم پرنٹنگ اینڈ پبلیشنگ کمپنی قایم کی ہے - جس کے معزز شرکاء کی فہرست اسے قابل اعتبار ظاہر کرتی ہے ایک لاکھ سرمایہ ہے فی حصہ یک صد روپے کا ہے - صاحبان مقدرت کو فائدہ اٹھانا چاہیئے + نیز معزز ہمعصر نے ایک تحریک کی ہے کہ گورنمنٹ موجودہ پریس ایکٹ کی سختیوں کو اٹھا دے - ہماری رائے میں یہ تحریک بہت مفید ضروری اور بروقت ہے - امید ہے کہ معزز گورنمنٹ اس تحریک کی طرف متوجہ ہو کر نہ صرف اہل مطابع پر احسان کرے گی بلکہ دُنیا کے سامنے رعایائے ہند کی پر امن اور وفادارانہ زندگی کی ایک مستحکم دلیل پیش کرے گی + گورنمنٹ عثمانیہ نے مدینہ منورہ سے مکہ معظمہ تک ریل بنانے کا سامان بھیج دیا ہے + چین میں قاعدہ جاری ہوا ہے کہ جسے پھانسی دینا ہو پہلے بیہوش کر لیا + حضور وائسرائے بہادر اکتوبر میں کشمیر کی سیر کرینگے + دہلی کی مسجد فتح پوری میں آگ لگی - پچیس ہزار کا نقصان ہوا + شملہ میں ایک فوجی افسر کرنیل بیرو صاحب نے لڑائی کی برکتوں پر زور لیکچر دیا + فرمایا - جنگ بڑی مبارک چیز ہے - اس کے بے شمار فواید ہیں - دیکھئے صلح کے شاہزادے کے فرزند نور افشاں میں اسپر کیا ریمارکس کرتے ہیں - انجیل میں کچھ ہی لکھا ہو - مگر بات تو ظاہر ہے کہ یسوعی دنیا عملی رنگ میں کرنیل بیرو کی ہی ہم خیال ہے - انجیلی فقرات صرف مقدس منادی کے وقت کے لئے مخصوص ہیں + معزز ہمعصر افغان نے جاپان میں اشاعت اسلام کی تجویز کو قوم کے سامنے پیش کیا ہے - پہلے بھی ایسی تجاویز ہوتی رہی ہیں - کاشکہ اب کے یہ تجویز کامیاب ہو +

چین کی ابتری | چین میں انقلاب حکومت کی ابتری روشن ہوتی جاتی ہے + یہ معلوم ہے وزیر اعظم ٹانگ شاؤژی پیکن سے بھاگ گیا وہ ٹنٹسن میں پناہ گیر ہے - واپس آنے سے انکار کرتا ہے اور عہدہ سے دست برداری چاہتا ہے + اسکے بعد خبر آئی ہے کہ وزیر تعلیمات بھی اسی طرح بھاگ گیا وہ ٹنٹسن میں جا پہنچا ہے + معلوم نہیں اس کا مطلب کیا ہے + دُور دُور کے صوبجات فرنٹ ہو رہے ہیں - منگولیہ نے اپنی علیحدہ حکومت قایم کی - کاشغر کے مابین بھی چینی حکام مغلوب یا قتل کئے گئے - تبت میں بھی سرکشی کے آثار ہیں + اب منچوریا کے صدر مقام موکدین سے خبر آئی ہے کہ ۱۹ - جون کی رات کو وہاں کی مخلوط فوج برانگڈ نے بغاوت کی - رات کو گولیاں چلتی رہیں - کئی ایک بینک اور جوہریوں کی دُکانیں لوٹی اور پھونکی گئیں - سینکڑوں گھر تاراج و مسمار کر ڈالے - فرنگیوں کی مال و جان سے چھیڑ چھاڑ نہیں کی گئی ہے - عورتیں اور بچے برٹش قنصل کے احاطہ میں پناہگیر ہیں - ۲۰ کو خاموشی تھی لیکن تمام دکانیں بند + خدا جانے اس ابتری کا مآل کیا ہوگا + (عام)

انجیل کا اعتقاد کمزور ہو رہا ہے | ہم کئی بار لکھ چکے ہیں کہ انجیل پر لوگوں کا اعتقاد ہل چکا ہے - اور یورپ اور امریکہ میں لوگ محض جنم کی وجہ سے عیسائی ہیں - ورنہ وہ اس دھرم کو نہیں مانتے - ہمارے ملک میں بھی یہی حالت ہے - اس کا تازہ ثبوت حال میں ہی ملا ہے - مسٹر فوربس ڈسٹرکٹ جج ملتان کی عدالت میں سید خان نامی ایک نمبردار کا مقدمہ دائر تھا - اس نے ڈسٹرکٹ جج کو ایک ہزار روپیہ رشوت دینی چاہی - ڈسٹرکٹ جج نے ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ دیوان نریندر ناتھ سے شکایت کی - جس سے سید خان پر مقدمہ قائم ہو گیا - مسٹر فوربس پر جرح کرتے ہوئے ملزم کے وکیل نے اُن سے سوال کیا - کہ کیا آپ نے انجیل پر حلف اُٹھایا تھا - آپ نے جواب میں کہا کہ میرا اعتقاد انجیل پر نہیں - اس لئے میرا ضمیر مجھے اجازت نہیں دیتا کہ میں اس پر حلف اُٹھاؤں - ناظرین اس سے صاف الفاظ کیا ہو سکتے ہیں - یہ تو اتفاق سے معلوم ہو گیا کہ مسٹر فوربس انجیل کو نہیں مانتے - ورنہ وہ بھی عیسائی سمجھے جاتے تھے - کون کہہ سکتا ہے کہ مسٹر فوربس کے خیالات کے کسقدر عیسائی ہیں + (پرکاش)

سونا ضروری نہیں | فرانس میں مسٹر البرٹ ہارپن نامی ایک شخص ۶۰ سال کی عمر کا ہے - جسکو تیس سال سے نیند نہیں آتی - مسٹر البرٹ اپنی دھرم پتنی کی موت سے اس مرض میں مبتلا ہوئے ہیں - اور اکثر بیداری کی حالت میں خواب دیکھتے ہیں - اُن کا قول ہے - کہ سونا انسان کے لئے کوئی ضروری نہیں ہے - اُن کی صحت بہت عمدہ ہے اور اکثر موقعوں پر وہ کہا کرتے ہیں کہ میں نے ۲۰ سال سو کر ہی ضائع کئے + (پرکاش)

فضل احمد خاں صاحب ذیلدار و آنریری جنرل سکرٹری انجمن تبلیغ الاسلام ودوسوہہ کا تیہاں اطلاع دیتے ہیں کہ وہاں کی انجمن کا سالانہ جلسہ ۲۸ - ۲۹ - ۳۰ جون کو منعقد ہوگا - حضرت خلیفۃ المسیح نے اجازت دی ہے کہ شیخ غلام احمد صاحب نومسلم وعظ کے واسطے باہر ایک جگہ جاویں -

حضرت خلیفۃ المسیح کی لاہور والی تقریر انشاء اللہ اگلے پرچہ ...

اصلی ممیرا اور ممیرے کا سرمہ ۵/۹

اصلی ممیرا اور ممیرے کے سرمہ کا اعلان عرصہ سے شائع ہوتا ہے اس اثنا میں بہت سے لوگوں نے فائدہ اٹھایا یہ سرمہ حضرۃ خلیفۃ المسیح مولوی حکیم نور الدین صاحب مدظلہ کا بنایا ہوا ہے آپنے اس سرمہ کے متعلق فرمایا :۔ کہ برائے امراض چشم بسیار مفید است " یہ سرمہ دُھند۔ جالا ۔ پھولا ۔ پڑوال ۔ سبل اور سُرخی اور ابتدائی موتیا بند امراض چشم کے لئے مفید ہے۔ قیمت سرمہ اوّل فی تولہ ۱۲/ ۔ قسم دوم ۸/ قسم سوم ۴/ اصلی ممیرا جس کی اصلی قیمت ۹ روپیہ فی تولہ ہے فی الحال دو ماہ کیلئے اس کی رعایتی قیمت ۸ روپیہ فی تولہ کردی ہے بعض ضروریات نے مجھے ایسا کرنے پر مجبور کیا ہے۔

" استعمال ۔ ممیرہ پتھر پر رگڑ کر یا سرمہ کی طرح باریک [illegible] کر آنکھوں میں [illegible] ڈالدے۔

یہ سرمہ خاص کر گرمی کے موسم میں جبکہ آنکھیں دکھتی ہوں تو ان کے لئے بہت مفید و مجرب ہے۔ احمد نور

ست سلاجیت

محیط اعظم سے نقل کیا گیا جسکی عبارت یہ ہے

مقوی جمیع اعضاء ۔ نافع صرع ۔ مشتہی طعام ۔ قاطع بلغم و ریاح دافع بواسیر و جذام و استسقاء و زردی رنگ و تنگی نفس و دق و قنجوخیت و فساد و بلغم و قاتل کرم شکم ۔ منفعت سنگ گردہ و مثانہ و سلسل البول و سیلان منی و ریوست و درد مفاصل وغیرہ وغیرہ بہت مفید ہے بقدر دانہ نخود صبح کے وقت دودھ کے ساتھ استعمال کریں ۔ قیمت دو تولہ ۱۲/

لنگیاں اور کلاہ

ہر قسم کی لنگیاں مشہدی اور پشاوری بادامی سیاہ اور سفید ہاشمی ریشمی اور سُوتی ۔ طُری صافے سفید اور بادامی اور پشاوری ٹوپیاں ہر قیمت کی ملسکتی ہیں۔

المشتہر

احمد نور ۔ کابلی ۔ مہاجر سوداگر قادیان ضلع گورداسپورہ

ڈاکٹر ایس کے برمن کی بنائی ہوئی مشہور دوائیں ۱۲/۵

اصلی عرق کافور

دیکھو گرمی کا موسم آیا ۔ جہاں تہاں ہیضہ کا آنا بھی ممکن ہے اس سے بچنے کا آسان طریقہ ڈاکٹر ایس کے برمن کا اصلی عرق کافور ہے یہ دوا پچیس برس سے تمام ہندوستان میں مشہور ہے ۔ یہ عرق گرمی کے دست ۔ پیٹ کا درد اور متلی کے لئے اکسیر کا اثر رکھتا ہے ۔ ہمیشہ ایک شیشی اپنے پاس رکھو ۔ قیمت فی شیشی ۴/ ۔ محصول ڈاک ایک سے چار شیشی تک ۵/

عرق پودینہ

یہ ولایتی پودینہ کی ہری پتیوں سے یہ عرق طیار کیا گیا ہے اس کا رنگ بھی پتی کے رنگ کا سا ہے اور خوشبو بھی تازہ پتیوں کی سی آتی ہے ۔ یہ عرق ڈاکٹر برمن کی صلاح سے ولایت کے نامی دوا فروش نے بنایا ہے ریاح کے لئے یہ نہایت مفید دوا ہے پیٹ کا پھولنا ۔ ڈکار کا آنا پیٹ کا درد ۔ بدہضمی ۔ متلی ۔ اشتہار کا کم ہونا ۔ ریاح کی سب علامتیں دُور ہو جاتی ہیں ۔ قیمت ۸/ ۔ محصول ۵/

ڈاکٹر ایس کے برمن تارا چند دت اسٹریٹ نمبر ۵ و ۶ کلکتہ

کتاب چشمہ زندگی پر اہل ملک کی متفقہ آواز ۱۳/۱

جناب خلیفۃ المسیح حضرت حکیم مولوی نور الدین صاحب

تحریر فرماتے ہیں جناب کی تصنیف چشمۂ زندگی کو مینے دلچسپی سے پڑھا فزیکل کالگریس کے بعد یہی دوسری کتاب ہے جو اپنے مضمون میں مجھے پسند آئی ہے ۔ مہتہ سیتا رام دت کوی رتن صدر بازار راولپنڈی کی [illegible] بہت قابل قدر ہے ۔ مجھے بڑی خوشی ہوگی کہ اگر ملک اس [illegible] کی قدر کرے مفصل دیکھو بدر ۹ مارچ ۱۲ء خان بہادر اکسٹرا اسسٹنٹ کمشنر نشینر سردار خاں ۔ بابا خان صاحب پشاور چشمۂ زندگی واقعی چشمۂ زندگی ہے ۔ پبلک کے واسطے ایک عجیب و غریب نعمت ہے جسکی قدر بہت ضروری ہے۔

مشہور علامہ جناب پیر مولوی مہر علیشاہ صاحب گولڑہ

سے رقم فرماتے ہیں ۔ آپکی کتاب چشمۂ زندگی واقعی اسم بامسمیٰ فی خلق کے لئے یہ ہدایات نہایت ہی ضروری اور مفید ہے جنکی اشاعت کی توفیق حکیم مطلق نے آپکو عطا فرما کر نعم الرفیق و حبذ الشفیق کہلانے کا استحقاق بخشا حمد بیحد اور ثنا بے عد اُسی وحدہ لاشریک کے شایاں ہے جس نے منفعت عامہ کے لئے اپنی مخلوق میں سے ایک شخص کو ناصح خلق و خیر خواہ قرار دیا خوش نصیب ہوگا وہ جس نے حفظ ماتقدم یا تدارک مافات کا حصہ ان نایاب و قابل قدر ہدایات سے لیا " نوٹ ۔ عدم گنجائش مانع طوالت ہے۔

ہندوستان کی ایک غیر معمولی طبی شخصیت

حاذق الملک بہادر حکیم اجمل خان صاحب رئیس اعظم دہلی میں نے چشمۂ زندگی کو جستہ جستہ دیکھا میں سمجھتا ہوں کہ یہ کتاب مفید ہوگی ۔ لائق مؤلف نے اسکے جمع کرنے میں خاص طور پر محنت کی ہے آریہ سماج میں ایک خاص شخصیت رکھنے والے لالہ ہنسراج بی ۔ اے ۔ سابق پرنسپل دیانند کالج لاہور ۔ فی الواقعہ آپکی کتاب میں بہت سی مفید باتیں ہیں ۔

آنریبل خان بہادر سیٹھ ماموں جی مجسٹریٹ راولپنڈی فرماتے ہیں کہ اُردو علم ادب میں کتاب چشمۂ زندگی قابل قدر اضافہ ہے ۔

نوٹ :۔ کتاب (۳۵۰) صفحہ کی مجلد باتصویر رنگین $\frac{22 \times 18}{8}$ سائز عمدہ لکھائی چھپوائی اور کاغذ کی ہے ۔ قیمت فی جلد ۱۲/ ۔ محصول ۳/ ۔ دو جلد پر محصول معاف

فہرست مضامین مختصراً ۔ منی کی پیدائش جاسے رہائش باتصویر رنگین مشرح ۔ خطرناک آگ تیز زہر ۔ زنانہ تناسلی اعضا باتصویر رنگین مشرح ۔ [illegible] اور برج (حیض) کے متعلق دلچسپ جدید مغربی دریافت ۔ ویدک و یونانی خیالات ۔ شادی کے متعلق ویدک مغربی اور اسلامی خیالات ۔ حمل بالتشریح ۔ مکمل ہدایات قابل دید ۔ حاملہ زچہ بچہ کے متعلق مفصلاً عام جسمانی اعضائے باتصویر رنگین مختصراً ذرائع صحت اسباب الامراض ۔ ویدک اصول صحت ۔ اصول علاج ۔ اصول تشخیص بیانی سے تمام امراض کا علاج باتصویر مشرح مدلل ۔ خواص الاشیاء معہ مرکبات ۔ امراض منی کا مکمل علاج معہ نسخہ جات وغیرہ وغیرہ ۔

پتہ :۔ سیتا رام دت وید کوی رتن

آدتیہ اشدھالیہ صدر بازار ۔ راولپنڈی

حضرت خلیفۃ المسیح مولوی نورالدین صاحب کے فرمائے ہوئے درس قرآن شریف سے نوٹ

مرتبہ محمد صادق عفے اللہ عنہ

بقیہ سورۃ البروج

پارہ تیسواں رکوع ۱

(گذشتہ اشاعت سے آگے)

آخر میں قرآن مجید کی حفاظت کی زبردست پیش گوئی کی ہے۔ بل ھو قرآنٌ مجید فی لوحٍ محفوظ۔ لوح محفوظ کے متعلق مسلمانوں نے جو کچھ مان رکھا ہے۔ اس کو بجائے خود رکھ کر اس سے یہ بھی مراد ہے کہ قرآن مجید کو اللہ تعالےٰ نے ہمیشہ ہمیشہ کے لئے محفوظ تختیوں میں رکھا ہوا ہے۔ یعنی کبھی زمانہ کا امتداد اسے انسانی دستبرد کے نیچے نہیں آنے دیگا۔ اور اس میں کسی قسم کی تحریف و تبدیل نہ ہوسکیگی چنانچہ دوسری جگہ اس کی تائید میں فرمایا:۔

انا نحن نزلنا الذکر وانا لہ لحافظون ٭

قرآن مجید کی حفاظت کے اسباب کی توضیح اور تشریح یہاں بیان کرنے کی ضرورت نہیں کہ کس کس طرح پر اللہ تعالےٰ نے اس کی حفاظت کا انتظام فرمایا ہے بلکہ صرف اتنا ہی کہدینا کافی ہے کہ اللہ تعالےٰ نے یہ پیشگوئی کے طور پر فرمادیا ہے کہ قرآن مجید فی لوح محفوظ ہے اور واقعات نے ثابت کردیا ہے کہ فی الواقع وہ محفوظ ہے۔ یہاں تک کہ اس کا رسم خط تک ابتک برابر محفوظ چلا آتا ہے۔ غرض یہ سورۃ بھی پیشگوئیوں پر مشتمل ہے اور مختصر طور پر اسے درج کیا جاتا ہے۔

یوم الموعود سے مراد بدر کا دن ہے۔ جس دن بڑے بڑے اشرار اور معاندان حق ابوجہل وغیرہ ہلاک ہوئے اس دن کا نام یوم الفرقان بھی ہے۔ (فیصلہ کا دن) اللہ تعالےٰ نے ان آیات میں اس دن کی آمد کو قسموں کے پیرایہ میں بیان فرمایا ہے۔

والسّماء ذات البروج والیوم الموعود وشاھدٍ ومشھود

یہ سورۃ اس وقت اتری۔ جب آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم اور سب مسلمان جو آپ پر ایمان لائے تھے۔ مصائب اور تکالیف کا نشانہ بن رہے تھے۔ کفار مسلمانوں کو سخت ایذائیں پہونچاتے۔ انہیں طرح طرح کی دہمکیاں دی جاتیں۔ مسلمان ہونے کیوجہ سے جلتی ریت پر لٹایا جاتا اور بت پرستی کے لئے مجبور کیا جاتا۔ کسی کو سولی پر ٹکا دیا جاتا۔ کسی کو جان سے ہی مار دیا جاتا۔ مسلمانوں کے لئے یہ سخت مصیبت اور ابتلاء کا وقت تھا۔ دنیا ان پر تنگ ہو رہی تھی۔ اسلام اور توحید کی خاطر جان دینا گوارا کرتے مگر ایمان دینا گوارا نہ کرتے۔ ایسے وقت میں اللہ تعالےٰ نے یہ سورۃ آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم پر نازل فرمائی اور نظیراً اصحاب خندق کا واقعہ فرماکر مسلمانوں کو تسلّی دی۔ اور کفار کو تنبیہ کی۔ اور اثبات کی پیشین گوئی کی۔ کہ جس طرح کھائی والے کفار اپنی کرتوتوں کی وجہ سے آخر کار خود ہی طعمہ نار ہوئے اسی طرح کفار مکہ بھی آخر کار یقیناً اور لاریب طعمہ نار حرب ہوں گے۔ چنانچہ ایسا ہی وقوع میں آیا۔ اور قیامت کے دن یہ بڑا خوفناک اور پرعبرت موقعہ ہوگا۔ جبکہ یہی خدا کے مامور و مرسل جو دنیا میں ذلیل سمجھے جاتے ہیں۔ عزت کے تخت پر جلوہ افروز ہونگے اور انکی اُمّت کے سرکش اور شریر لوگ جو دنیا میں بڑے بڑے معزز اور رئیس خیال کئے جاتے ہیں اور تضحیک و استہزاء سے پیش آتے ہیں وہاں ذلّت کے گڑھے میں گرائے جائیں گے۔ اور سخت نادم اور رسوا ہوں گے۔ پس ان کفار مکہ کو اس دن کے مصائب اور تکالیف سے ڈرنا چاہیئے۔ جبکہ دنیا میں وہ انقلاب عظیم واقع ہو۔ یوم الجزاء قائم ہو۔ سب کے سامنے مالک عرش بریں کے حضور کھڑے ہوں اور اپنے اعمال کی جوابدہی کریں۔ پیغمبروں کو جھٹلانے والے ذلّت اور رسوائی کے گڑھے میں گرائے جائیں گے۔ اور اُن کے ماننے والے تخت عزت پر جلوہ افروز ہوں گے۔ اس سورۃ کے شروع میں اللہ تعالےٰ نے قیامت کا ثبوت دیا ہے۔ اور قسم کے پیرایہ میں قدرت الٰہی کا ایک زبردست نشان (تغیر و انقلاب موسم کو) پیش کرکے اس بڑے انقلاب (قیام قیامت) کے وقوع پر استدلال فرمایا ہے اللہ تعالےٰ نے آسمان کی اس جہت سے کہ اس میں بارہ برج[1] تصوّر کئے گئے ہیں جن کے اندر آفتاب سال بھر میں دورہ کرتا ہوا معلوم ہوتا ہے اور ہر ایک برج میں آفتاب کے داخل ہونے سے عالم اور اہل عالم پر ایک انقلاب جدید واقعہ ہوجاتا ہے کبھی سردی ہے کبھی گرمی۔ کبھی برسات۔ کبھی خزاں۔ قسم کھاکر یہ ظاہر فرمایا ہے کہ جس طرح ان برجوں کے اندر آفتاب کے داخل ہونے سے ایک نیا انقلاب زمانہ پر وارد ہوتا رہتا ہے اور ان انقلابات کا نظارہ اور مختلف موسموں کی تبدیلی ہر سال آنکھوں سے دیکھتے ہو۔ اسی طرح قریب ہے کہ وہ انقلاب عظیم بھی دنیا میں واقع ہو۔ آفتاب یکایک حکم الٰہی سے ٹھہر جاوے۔ نظام عالم کی کل درہم برہم ہوجاوے

---

[1] - برج سے مراد کوئی گنبد یا عمارت نہیں ہے۔ بلکہ سیاروں کے اجتماع سے کوئی بیل کی شکل ہوگئی ہے۔ اس کا نام برج ثور رکھدیا گیا۔ کوئی شیر کی ہے اسے برج اسد کہدیا گیا۔ غرضیکہ ستاروں کے اجتماع سے اہل ہیئت نے ایسی شکلیں فرض کرلی ہیں۔ انہیں میں آفتاب کا ظاہری دورہ تصوّر کیا گیا ہے اور آفتاب ہر برج میں داخل ہوکر ایک انقلاب جدید پیدا کرتا ہے۔ کتاب ایوب ۲۸ باب ۳۲ میں ہے۔ کیا تجھ میں قدرت ہے کہ منطقۃ البروج کو ایک ایک اس کے موسم میں پیش کرے گا کیا تو افلاک کے قانونوں کو جانتا یا انکا اقتدار زمین پر جاری کرسکتا ہے۔ نہیں ہرگز نہیں وہی دلیل قسم کی صورت میں اسجگہ ذکر کی گئی ہے۔ یعنے خداوند تعالےٰ اپنے وقت اور اپنے موسم پر ان کفار کو ہلاک کریگا ہر ایک امر کا ایک وقت اور پیمانہ ہے۔ جب پیمانہ بھر جاوے پھر ایک منٹ آگے پیچھے نہیں ہوسکتا۔ ان اجل اللہ اذا جاء لایؤخر۔

اور اس یوم موعود کا نظارہ آنکھوں کے سامنے جلوہ گر ہو۔ جو ذاتِ انقلابِ موجودہ پر قدرت رکھتی ہے اور ہر روز نیا انقلاب کرتی ہے۔ اس کے آگے وہ انقلاب عظیم بھی کوئی بڑی بات نہیں۔ قریب ہے کہ وہ یوم موعود یعنی قیامت کا دن بھی نمایاں ہو۔ اور تمام دنیا جی اُٹھے۔ محاسبہ اعمال کے لیے سب خدا کے حضور میں حاضر ہو جائیں گے اور ہر ایک گواہی دینے والا۔ یعنی نبی اپنی اُمّت کی حالت پر گواہی دے کہ انھوں نے میرے ساتھ کیا سلوک کیا۔ پیغامات الٰہی کو کہاں تک مانا اور کیسے کیسے دُکھ دے۔ برجوں والے آسمان کی قسم قریب ہے کہ آفتاب دورہ کرتے ہوئے وہ دن بھی آجاوے۔ جب کہ کفّار مکّہ (اصحاب خندق کی طرح) ذلّت اور ہلاکت کے گڑھے میں گرے ہوئے ہوں اور پھر اس یوم موعود کی قسم ہے۔ جس دن جلال الٰہی کا نظارہ لوگوں کی نظر میں جلوہ گر ہو۔ اور پھر اس شخص کی قسم ہے۔ جو اس روز شاہد (حاضر) ہو اور یہ نظارہ جلالت الٰہی کا اپنی نظر دل سے دیکھے۔ اور مشہود (یعنی حاضر کئے گئے) کی قسم جن لوگوں کا نظارہ اہل بصیرت اُسی دن مشاہدہ کریں گے۔ یہ وہ دن ہو گا۔ کہ لوگ خدا تعالےٰ کی قدرۃ کو سمجھیں گے۔ اور اس کے وعدوں کو سچا پائیں گے۔ کفّار نا ہنجار اسی طرح ہلاک ہو جائیں گے۔ جس طرح پر اصحاب اخدود۔ یعنی کھائی والے ہلاک کئے گئے۔ اور خدا کی عجیب قدرت نمایاں ہو گئی۔ مختصر حال اصحاب خندق کا یہ ہے کہ ایک عیسائی لڑکا بڑا خدا پرست اور صاحب کرامت تھا۔ چنانچہ کئی آدمی اس کی کرامتیں دیکھ کر اور وعظ سُن کر ایمان لے آئے۔ اسوقت کا بادشاہ جو بہت بڑا بُت پرست تھا لوگوں کو جبراً بُت پرستی کرایا کرتا تھا۔ چنانچہ اس نے جب ان لوگوں کا حال سُنا۔ تو سخت برافروختہ ہوا۔ اور ان لوگوں کو زجر و توبیخ کے بعد بُت پرستی کے لئے مجبور کیا۔ جب انھوں نے نہ مانا تو زمین میں ایک لمبا چوڑا گڑھا کھُدوا دیا۔ اور اُسے آگ سے بھروا کر ان آدمیوں کو وہاں ڈلوا دیا۔ وہ یہ ظلم کر ہی رہا تھا کہ دفعتہً وہ آگ اس شدت سے مشتعل ہوئی۔ کہ اس کی لپٹ بادشاہ اور اُمراء تک جا پہونچی۔ سب کے سب قہر الٰہی کی آگ میں بھسم ہو گئے۔ یہ قصّہ ایک عبرتناک واقعہ اور زبردست پیشگوئی تھی کفّار مکّہ کے لیے جو مسلمانوں کو سخت دُکھ دے رہے تھے۔ انھیں ایمان لانے سے روکتے اور طرح طرح کی ایذائیں دیتے۔ کئی کو صلیب پر چڑھا دیا۔ زندوں کو تپتی ہوئی ریت میں ڈالدیتے تھے۔ کئی صحابہ کو جان سے مار ڈالا۔ خدا تعالیٰ نے ان کو اس مُصیبت سے نجات دیدی اور ڈرایا کہ انّ بطش ربّک لشدید۔ (اے نبی) بے شک تیرے ربّ کی پکڑ بڑی سخت ہے۔ چنانچہ آخر کار اللہ تعالےٰ اُن کفار کو ایسا پکڑا کہ سب کے سب فنا و نیست و نابود ہو گئے۔ اور جس طرح اصحاب خندق اسی نار میں جل مرے۔ جس سے مومنوں کو جلا رہے تھے۔ اسی طرح کفار مکہ بھی اسی تلوار سے مارے گئے۔ جو مُسلمانوں کی ایذا اور قتل کے لئے اُنھوں نے نکالی۔ خیال کرنا چاہیئے کہ جس وقت یہ سورۃ نازل ہوئی ہے۔ اس وقت آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس کوئی سامان تھا؟ جس کے بھروسے پر آپنے یہ پیشگوئی فرمائی۔ ہرگز نہیں۔ آپ بالکل بے زر۔ بے زور۔ بے سامان تھے۔ اور خود آفات و بلیّات کا نشانہ بن رہے تھے۔ اور سلامت بچنے کی امید نہیں تھی۔

لیکن آپؐ نے قطعیّت اور وثوق کے ساتھ وعدہ فرمایا کہ ضرور ضرور کفار ہلاک ہوں گے اور مُسلمانوں کو اللہ تعالےٰ نُصرت اور فیروزی عطا فرمائے گا۔ پس ایسا کلام بجز ملک العلّام کے اور کسی کا نہیں ہو سکتا اور یہ بات دنیا کے تمام کفار۔ آریہ۔ برہمو اور عیسائی وغیرہ کے لئے حجّت ہے۔ (ترجمۃ القرآن)

آیت ۱ - والسّماءِ ذات البروج۔

آیت ۲ - والیوم الموعود -

آیت ۳ - وشاھدٍ ومشھود۔

بُروج عربی زبان میں روشن ستاروں کو کہتے ہیں۔ بُرج کے لغوی معنے ظاہر کرنے کے ہیں۔ سماءِ ذات البُروج سے مراد معروف بارہ بُرج۔ حمل۔ ثور۔ جوزا سرطان وغیرہ لئے ہیں۔ مگر اسی قدر پر ٹھہر جانے سے آگے مطلب نہیں چلتا اور نہ آیات ماسبق کی آیاتِ مالحق سے کوئی مناسبت پیدا ہوتی ہے۔ اصل بات یہ معلوم ہوتی ہے کہ چونکہ بالاتفاق یہ سُورۃ مکّی ہے۔ اور اُس وقت نازل ہوئی ہے جبکہ نومسلم صحابہ رضی اللہ تعالےٰ عنہم کفار کا شکار ہو رہے تھے۔ کوئی گرم تپتی ہوئی پتھروں پر لٹایا جاتا تھا۔ اور کوئی بڑی بڑی بے رحمیوں سے قتل کیا جاتا تھا کہ گویا کہ آسمانی سطوت و جبروت کا مقابلہ زمینی حکومت سے کیا جا رہا تھا۔ اور یہ جانکاہ چیزیں پیغبر صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی حضوری میں درپیش تھی۔ جن سے آپ کو اور نومسلم کمزور اصحاب کو صدمہ عظیم تھا۔ اس لئے ان مظالم کے جواب میں جو زمینی حکومت کے ذریعہ سے کیجاتی تھیں۔ اللہ تعالےٰ نے بھی ملکوتی تین سطوت اور جبروت کو پیش کیا ہے۔ جو سمارِ ذات بُروج ۔ یومِ موعود۔ شاہد و مشہود ہیں۔

سمارِ ذات بروج سے سارا ملکوتی اقتدار مراد ہے نہ صرف روشن ستارے یا سرطان اسد۔ سنبلہ۔ میزان ۔ عقرب۔ وغیرہ برُوج معروفہ یا یوں تصوّر فرمادیں کہ "دولت برطانیہ" کہنے کو تو ایک لفظ ہے۔ مگر اس ایک لفظ کے مفہوم میں انگلینڈ آئرلینڈ۔ سکاٹ لینڈ اور ولش اور ان کے تمامی مختلف ڈیپارٹمنٹ اور صوبے اور حکومتیں ہیں۔ جن پر سے رات اور دن کے چوبیس گھنٹوں میں سے کسی ساعت میں بھی آفتاب کا زوال نہیں ہوتا۔ زمینی حکومت کے ذریعہ سے جو تعذیب کیجارہی تھی۔ اس کے بالمقابل۔ سمارِ ذات بُروج ۔ یوم موعود۔ شاہد و مشہود کو رکھا ہے۔

یومِ موعود میں دس بارہ قول بیان ہوئے ہیں۔ اس توجیہ سے جو اُوپر بیان ہوئی۔ سارے ہی قول صحیح ہو جاتے ہیں۔ علےٰ ہذا القیاس۔

شاھد و مشہود بھی۔ یوم موعود کی نسبت کہا گیا ہے۔ کہ بدر کا دن۔ فتح مکہ کا دن۔ جمعہ کا دن۔ قیامت کا دن۔ عاشورہ کا دن۔ فرعون کے غرق ہونے کا دن غرض کہ ہر جزا و سزا کے ملنے کا دن۔ یہ سارے ہی دن ٹھیک اور درست ہیں اسی طور پر شاہد و مشہود یعنے عرفہ کا دن لیشھدوا منافع لھم۔ قیامت کا دن ذلک یوم مجموعٌ لہ الناس و ذلک یوم مشہود۔ کراماً کاتبین اور مخلوق۔ پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور آپکی اُمّت۔ تمامی انبیاء اور انکی اُمّتیں۔ کل فرشتہ اور مخلوق۔ جاءت کل نفسٍ معھا سائق وشھید حتےٰ کہ کفےٰ باللہ شھیدا سے

ذات باری تعالےٰ اور تمامی مخلوق سالم بن عبداللہ نے مُراد لیا ہے۔ غرض کہ یہ تین آیتیں پیغمبر صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی اور آپ کے نوسلم اور مظلوم اصحاب کی تسلی وتشفی کے لئے نازل فرمائیں۔ جن میں اللہ تعالےٰ کی سطوت اور جبروت اور ملکوتی اقتدار کا بیان ہے۔ جو کفار سے انتقام کے لئے کافی ووافی ہیں۔ اس کے بعد نظیراً اصحاب اُخدود کے واقعہ کو تین ہی آیتوں میں بالمقابل بیان فرمایا ہے:۔

آیت ۵ و ۶ و ۷ - النار ذات الوقود -

اذا ھم علیھا قعود -

وھم علےٰ ما یفعلون بالمؤمنین شھود

زمینی حکومت کے ذریعہ سے آگ کی خندقوں کا تیار کرنا اور ان پر تماشہ بینی کے لئے کرسیاں بچھا کر بیٹھنا اور بالآخر اس وقت کے مؤمنین کو (جو غالباً عیسائی موحد تھے) اُن خندقوں میں جھونکنا یہ ایک ایسا نظارہ صحابہ رضی اللہ عنہم کے سامنے پیش کیا تھا کہ جس سے انکی اپنی تکلیفوں کا اندازہ مقابلتہً ان کو معلوم ہو گیا۔ حدیث شریف میں آیا ہے کہ پیغمبر صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم جب ان آیات کو پڑھتے تو فرماتے:۔

اللّٰھم انی اعوذبک من جھد بلاءِ ودرک الشقاء وسوء القضاء و شماتت الاعداء۔

اصحاب الاُخدود کے قصہ کو امام مسلم۔ احمدؒ ترمذی نے حضرت صہیب رومیؓ سے نقل کیا ہے:۔

النار ذات الوقود - کے مقابلہ میں = سماء ذات البروج تھا

اذھم علیھا قعود - کے مقابلہ میں = الیوم الموعود تھا

ما یفعلون بالمؤمنین شھود - کے مقابلہ میں = وشاھد ومشھود تھا

آیت ۱۰ - ان الذین فتنوا المؤمنین والمؤمنٰت ثم لم یتوبوا الآیۃ

سابق کلام میں چونکہ خاص واقعات کا بیان تھا۔ اس لئے اس آیۃ شریفہ میں اسی قسم کے مظالم اور ان کے انتقام کو عام کر دیا۔ فتنہ کا لفظ ہر چھوٹے بڑے ابتلاء اور امتحان کے ہیں۔ آگ میں ڈالنا یہ بھی فتنہ ہے۔ یوم ھم علے النار یفتنون۔

آیت ۱۷ و ۱۸ - ھل اتاک حدیث الجنود - فرعون وثمود -

فرعون۔ ثمود اور ان کے علاوہ اور جنود کفار کے اپنے وقت کے پیغمبروں اور ان کے ساتھیوں کے ساتھ جو مظالم برت کر مورد انتقام ہوئے۔ اصحاب اخدود کے ساتھ ان کو بھی بطور ضمیمہ کے یاد کرو۔

آیت ۲۰ - واللہ من ورائھم محیط - وراء - لغت میں اس چیز کو کہتے ہیں جسے کوئی پوشیدہ کرے یا کسی چیز کی اوٹ میں آجاوے۔ اور اس کا اطلاق پس وپیش دونوں پر آتا ہے۔ اور اس آیت میں بطور اشتراک معنوی دونوں معنوں کو شامل ہے۔ معنے آیت کے یہ ہیں آگے پیچھے گھیر رہا ہے۔

آیت ۲۱ و ۲۲ - بل ھو قرآن مجید - فی لوح محفوظ -

جو کوشش کہ قرآن شریف اور اسلام کے مٹانے کے لئے کی گئی تھی اس کا اظہار بل کے لفظ سے کیا۔ اور قرآن کے لفظ میں فرمایا کہ یہ ہمیشہ پڑھنے پڑھانے اور درس تدریس میں آتا رہے گا۔ تختیوں۔ کاغذوں پر لکھا جایا کرے گا اور محفوظ ومصئون رہے گا۔ فالحمد للہ۔ کہ ویسا ہی ظہور میں آرہا ہے۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

پارہ ۳۰ - سُورۃ الطّارق رکوع ۱

آیت ۱ - والسماء والطارق - طرق کے لغوی معنے ٹھوکنے کے ہیں۔ اس سُورۃ شریفہ میں نجم ثاقب کو اس لئے طارق فرمایا کہ وہ شیاطین کو ٹھوک پیٹ کر کھدیڑتے ہیں اور آسمان کے لئے محافظ ہیں۔ جب کہ ہر نفس کے محافظ ہیں تو پیغمبر صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ضیافت وحفاظت بالاولیٰ ضروری ہے۔ راستہ ٹھوکنے پیٹنے سے اور اقدام کی رفتار سے مضبوط ہو جاتا ہے۔ اس لئے طریق کہلاتا ہے۔ مُسافر لوگوں کے رات کو سو رہنے کے بعد جو دروازہ کو کھٹکھٹائے وہ بھی طارق ہے۔ ایک شاعر کا قول ہے۔

طرقتُ الباب حتیّٰ کلمتنی - فلما کلمتنی - کلمتنی -

غرض کہ سورۃ شریف کا موضوع پیغمبر صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم ضیانت اور حفاظت اور آپکے اعداء کو آپ پر حملہ کرنے سے ٹھوک پیٹ کر دفع کرنا سمجھا جاتا ہے۔ اور یہ حفاظت و دفع دونوں ظاہری اور باطنی دونوں طور سے متصور ہے۔

آیت ۲ - النجم الثاقب - ثاقب دور کا ستارہ - ثریا - اور تمامی ستارے بھی مُراد ہو سکتے ہیں۔ کل اصحاب رضؓ انکی حفاظت کے لئے نجم ثاقب تھے۔ بعض ستاروں کے طلوع کے وقت بیماریوں کے اجرام ان ستاروں کی تاثیر سے ہلاک ہو جاتے ہیں۔ سب سے بڑا شیطانوں کو ٹھوک پیٹ کر کھدیڑنے والا وجود نبی ہی کا ہوتا ہے۔ ہمارے ایک دوست نے اس بات کو ایک شعر میں ادا کیا ہے۔

آسماں سے نجم ثاقب اس شب تاریک میں
سر پہ شیطانوں کے پڑنے کے لئے نازل ہوا

آیت ۶ - خلق من ماء دافق - دافق - سیال پانی - یکے بعد دیگرے متواتر گرنے والے قطرے۔ دافق مدفوق کے معنوں میں ہے۔ عرب کی بولی میں فاعل۔ مفعول کے معنوں میں کثرت سے بولا جاتا ہے۔ جیسے سرٌّ کاتمٌ ای مکتومٌ - وفی قول - فی عیشۃ راضیۃ ای مرضیۃ

حضرت صاحب کی ایک نظم میں دفق کا لفظ اسطرح آیا ہے۔

ہر کہ بر دفقِ حکم مشغول است
بر سرِ اُجرت است و مقبول است (براہین احمدیہ)

دفق کے معنے اس شعر میں حکم کے ساتھ ہی کود کے پھاندتے فوراً چلے جانے کے ہیں۔ قرآن شریف کی ماسبق آیات کا ربط آیات ملحق سے یہ ہے کہ کفار جنھوں نے پیغمبر صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے قتل اور ایذاء اور مقابلہ کی ٹھان رکھی تھی انکو توجہ دلائی اسطرف کہ غرور تکبر نبی کے مقابلہ میں چھوڑ دیں۔ اور اپنی پیدائش کو

سوچیں کہ کس حقیر اور ناچیز قطرۂ آب سے ہوتی ہے۔

آیت ۷ - یخرج من بین الصّلب والتّرائب - ترائب کے معنے پستان کے صحیح نہیں ہیں۔ اگر پستان مُراد ہوتے۔ تو کوئی صیغہ تنبیہ کا ہوتا۔ ترائب تریبہ کی جمع ہے۔ ترائب سینہ کے دائیں بائیں دونوں طرف کی پسلیوں کی ہڈیوں کو کہتے ہیں۔ دل چوں کہ صلب اور ترائب کے درمیان واقع ہے اور دل سے شریانی عروق پیوستہ ہیں اور انھیں شریانی خون سے منی پیدا ہوتی ہے (گو اوعیہ منی بیضین ہوں جو فلٹر کا کام دیتے ہیں مگر یہاں تو ذکر مخرج کا ہے نہ کہ فلٹر کا) اس لئے انسان کی حقیر پیدائش کا ذکر نہایت تہذیب کے ساتھ کیا۔

کلام الملوک ملوک الکلام

ایک اعتراض اور اس کا جواب

اس آیت قرآنی پر جس میں انسان کی فطرت کا بیان مشاہدے کے طور پر بتایا گیا ہے

پادری صاحب اعتراض کرتے ہیں۔ افسوس ہے کہ یہ لوگ کبھی قرآن مجید کے اصلی لٹریچر سے واقفیت پیدا کرنے کی کوشش نہیں کرتے۔ عوام کی سُنی سنائی باتوں کو دل میں رکھ کر اعتراض جمانے لگتے ہیں کسی کتاب پر اعتراض کرنے سے پہلے اس کے اصلی ادب سے بلاواسطہ واقف ہونا فرض ہے۔

اعتراض - نیچرل فلاسفی کے ڈاکٹر صاف دکھلا سکتے ہیں کہ منی خُصیے میں پیدا ہوتی ہے۔ یہ بات غلط ہے۔ کہ منی باپ کی پیٹھ اور ماں کے سینے میں جیسے قرآن مجید میں ہے۔

جواب :- ہم کو نہایت تعجب آتا ہے۔ جب ہم پادریوں کو نیچرل فلاسفی وغیرہ سائنٹفک مصطلحات بولتے سنتے ہیں۔ انجیل اور فلاسفی انجیلی تعلیم سخت ہچکچاتی ہے کہ میدان میں نکل کر سائنس سے مقابلہ کرے۔ پادری ڈی ڈبلیو ٹامس (تشریح التثلیث صفحہ ۲۲) معمّا تثلیث کے حل سے عاجز کیسے بے اختیار کہہ اٹھے ہیں "خلقت (نیچر۔ قانون آلہی) کے احوال سے استدلال اور عقلی دلائل اس میں چل نہیں سکتے۔ اس کا ثبوت بہمہ جہت کلام آلہی پر موقوف ہے"۔ نیچرل فلاسفی بڑا لفظ بولا۔ دوسرے مذہب پر اعتراض کرنے کے لئے تو بے اختیار یہ لفظ زبان سے نکلے گا۔ اندرون خانہ تو اُمید ہے۔ کم ہی استعمال کرنے کا موقع آتا ہوگا پادری صاحب! نیچرل فلاسفی کے ڈاکٹر یوشع بن نون کی خاطر سورج کا کھڑا ہونا۔ مُردوں کا زندہ کرنا۔ مجسّم شخص کا آسمان پر چڑھ جانا۔ بے باپ کے لڑکا پیدا ہونا کب تسلیم کرتے ہیں۔ پہلے انھیں ہی نیچرل فلاسفی کی کسوٹی پر گھس لیا ہوتا۔ اب حقیقی جواب دینے سے پہلے ایک دو باتوں کا ذکر کرنا مناسب معلوم ہوتا ہے۔ تاکہ قرآن مجید کی عظمت بخوبی واضح ہو جاوے۔

شیخ سعدی - ملک ایران میں پیدا ہوئے جس ملک کی نسبت مؤرخوں نے لکھا ہے۔ کہ یونان اور عرب کے علوم مصر سے اور مصر کے علوم ہند یا ایران سے اور بہتوں کا خیال ہے کہ ہند کے علوم بھی ایران سے لائے گئے۔ پھر اسلام کے ایسے زمانہ میں پیدا ہوئے۔ جبکہ مسلمانوں کے علوم اپنے اوج پر پہونچے ہوئے تھے۔ مزید برآں حضرت شیخ نے اپنے علوم کو سیاحت اور تجربہ زمانہ سے اور بھی جلا دی تھی۔ باینہمہ شیخ کی تحقیقات کا نتیجہ یہ ہے "ز صلب آور د نطفہ در شکم" جس پر آج کل کی علمی دنیا ہنسی اڑاتی ہے۔ ملک عرب میں بھی بالخصوص صلب و اصلاب ہی کا محاورہ دائر و سائر تھا۔ اور یہیں تک ان کے محدود ذہن کی رسائی تھی۔ مگر قرآن کریم پر قربان جائیے۔ جو ہمیشہ ہر زمانہ میں اپنی راستی اور صداقت دکھانے کو طیار ہے اور ابد تک رہے گا۔ یہیں سے انسانی کلام اور آلہی کلام کا تفرقہ معلوم ہوتا ہے۔ لیجئے اب قرآن مجید کا مطلب سنیئے۔

جواب حقیقی - فلینظر الانسان ممّ خلق - خلق من مّاءٍ دافقٍ یخرج من بین الصّلب والتّرائب - کیا معنے کہ نطفہ صلب اور ترائب کے بیچوں بیچ سے آتا ہے۔ صلب پیٹھ کی ہڈی کو کہتے ہیں۔ ترائب جمع ہے تریبہ کی۔ سینے کی ہڈی۔ اب غور کرو کہ نطفہ اور منی شریانی خون سے بنتی ہے۔ اور وہ شریان دل سے نکلتا ہے۔ اور دل صلب و ترائب کے بیچوں بیچ ہے اور طرح پر اس کا مطلب یہ ہے کہ باری تعالےٰ متکبر انسان کی گردن عجُب توڑنے کو اُسے اس کی خلقت جسمانی کے منبع کی طرف توجہ دلاتا ہے۔ اور چوں کہ قرآن مجید کلام آلہی ہے اور ہر مجلس میں جوانوں۔ بوڑھوں۔ عورتوں میں پڑھا جاتا ہے۔ اس لئے ضرور ہے۔ کہ انسانی اصلاح کے ہر قسم کے مطالب و اشارات اعلےٰ درجہ کی پاکیزگی اور تہذیب سے ادا کرے۔ یہاں دانا سمجھ گئے ہوں گے۔ اور حق شناس تو سمجھتے ہی ہیں کہ گردن کش انسان کو نصیحت کرنا قرآن کریم کو منظور ہے اور کس جگہ کی طرف اشارہ اُسے مقصود ہے۔ مگر اللہ اللہ کس خوبی اور لطافت سے اس مضمون کو نبھایا ہے۔ یہی اس کتاب کریم کا اصلی اور سچا معجزہ ہے۔

معترضو! خواہ مخواہ کی طعنہ زنی کے عاشقو! ترائب سے نیچے نگاہ کرتے جاؤ۔ اور صلب کی طرف چلے جاؤ۔ عین بین بیچوں بیچ میں تم کو وہ پمپ یا فوّارہ نظر آوے گا۔ جس میں سے وہ اچھلتا پانی نکلتا ہے۔ جو انسان کی پیدائش کا منبع یا مبدا ہے۔ غور کرو۔ سوچو! ایمان اور انصاف سے کام لو۔ کیا مقصود تھا کیا مطلب تھا کس طرز پر ادا کیا۔ اس سے بڑھ کر فصیح اور پاک کلام کوئی دنیا میں ہے۔ علم ادب اور عربی سے آگاہی حاصل کرو۔ فصحائے عرب عضو تناسل کا نام جب بتقاضائے وقت لازم ہو ایسے ہی نہج سے لیا کرتے ہیں۔ چنانچہ افصح العرب والعجم ایک حدیث میں فرماتے ہیں۔

مَن یضمن لی ما بین لحییتیہ و مابین رجلیہ اضمن لہ الجنّۃ۔ یعنے جو شخص اپنی زبان اور شرم گاہ کو فواحش اور منکرات سے روکے۔ میں اُسے جنت دلوا دونگا۔

الحمد للہ علےٰ ذالک ان ھو الا ما الھمنی بہ ربّی۔

؎ یعنے جو شخص مجھے ضمانت دے اس چیز کی جو اس کے دو جبڑوں کے درمیان ہے، یعنے زبان اور اس چیز کی جو اس کی دونوں ٹانگوں کے درمیان ہے (عضو تناسل) میں اس کیواسطے جنت کا ضامن ہوتا ہوں۔